ماہنامہ
انصار اللہ
اپریل ۲۰۰۵ء
ایڈیٹر
سیّد مبشر احمد ایاز

عفت الدیار محلها و مقامها



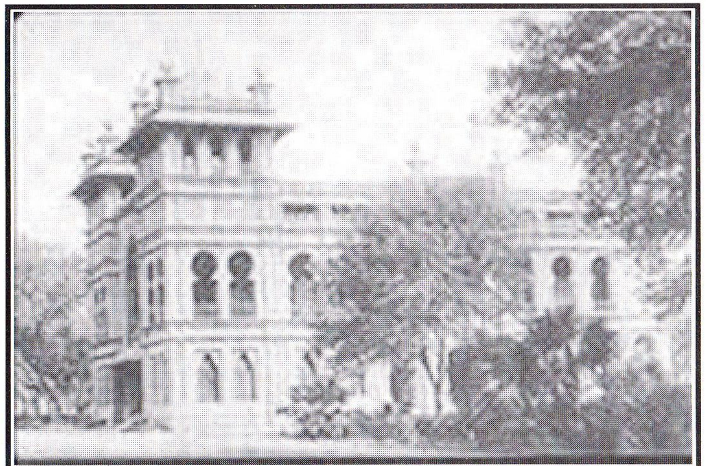
Belmore Hall Dharamsala.



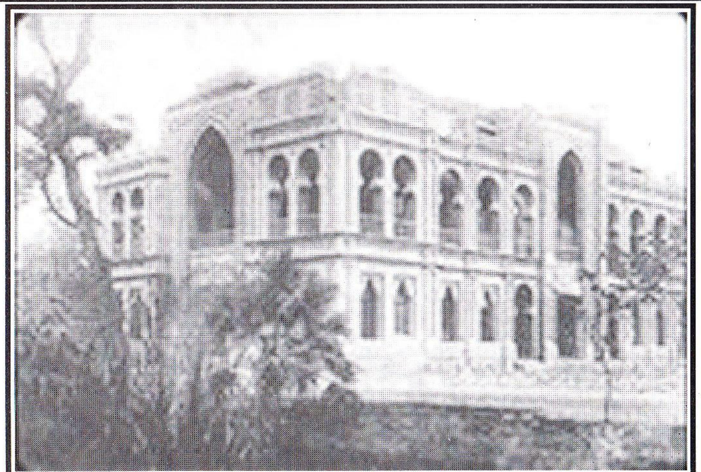
Jwalamukhi.

۱۹۰۵ء زلزلہ کانگڑہ

۱۹۰۵ء کا زلزلہ — لاہور ٹائون ہال



Town Hall (Before) Lahore



Town Hall (After) Lahore



Bazaar Palanpur



Below the Temple Kangra Bhavan

زلزلہ ۱۹۰۵ء -- کانگڑہ

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصاراللہ

ایڈیٹر: سیّد مبشر احمد ایاز

شہادت ۱۳۸۴ھش - اپریل ۲۰۰۵ء

جلد نمبر..................۵۸

شمارہ نمبر..................۴

فون نمبر: ۰۴۵۲۴-۲۱۲۹۸۲ فیکس نمبر: ۰۴۵۲۴-۲۱۴۶۳۱

ای میل: ansarullah60@yahoo.com

نائبین: ریاض محمود باجوہ - محمود احمد اشرف - خواجہ ایاز احمد

اس شمارہ میں

اداریہ صفحہ ۲

کلام الامام امام الکلام صفحہ ۴-۶

کانگڑہ سمیت پورے ہندوستان میں قیامت خیز زلزلہ صفحہ ۷-۱۰

۱۹۰۵ء کا زلزلہ...... آنکھوں دیکھا حال

تحریر و ترتیب: (ایڈیٹر) صفحہ ۱۱-۱۳

نشان زلزلہ اور مختلف شہروں کی حالت صفحہ ۱۴-۱۷

مختلف اخبارات اور قیامت خیز تباہی کا ذکر صفحہ ۱۸-۲۵

کیسے مان لیا جائے کہ یہ زلزلے آپ کی صداقت کا نشان ہیں......؟؟؟ صفحہ ۲۶-۲۸

تعارف کتب سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۹-۳۱

دو باتوں کو یاد رکھو! صفحہ ۳۲

طب و صحت: کمر کا درد صفحہ ۳۳

حاصل مطالعہ مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب صفحہ ۳۴-۳۷

رپورٹ ریفریشر کورس علاقہ میرپورخاص

رپورٹ: نائب ناظم عمومی ضلع میرپورخاص صفحہ ۳۸-۳۹

چندوں کی باقاعدہ ادائیگی صفحہ ۴۰

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائنگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصاراللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)
سالانہ.............ایک سو روپیہ
قیمت فی پرچہ......۱۰ روپے

اداریہ

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار

اے خداوند ! اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے غریب بندوں کی خاطر دُنیا پر رحم فرما!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک موقعہ پر احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے کچھ دعاؤں کا تذکرہ فرمایا وہ ذیل میں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں:

☆ ''الٰہی تیرا عفو تام اور توبہ نصوح ہمیں میسر ہو۔ اور نہ صرف ہمیں میسر ہو بلکہ ہمارے خاندان کو، ہمارے ہمسایوں کو، ہمارے دوستوں کو، ہمارے عزیزوں کو اور رشتہ داروں کو اور ہماری تمام جماعت کو یہ نعمت میسر آ جائے۔ خدایا! ہم تیرے عاجز و خطا کار اور گنہگار بندے ہیں، ہم سخت کمزور اور ناتواں ہیں، جالوں اور پھندوں میں ہم نے اپنے آپ کو پھنسا رکھا ہے ان میں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں اور ہماری نجات کی کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ تیرا عفو تام ہم پر چھا جائے اور آئندہ کے لئے وہ توبہ نصوح ہمیں عطا ہو جائے جس کے بعد ذلّت اور کوئی تنزل نہیں ہے۔'' (الفضل ۱۳/ دسمبر ۱۹۳۶ء)

☆ ''اے خدا تو کامل ہے، ہر تعریف سے مستغنی ہے، ہر عزت سے مستغنی ہے، ہر شُہرت سے مستغنی ہے، تجھے اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ تیرے بندے تجھ پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ اُن کے مان لینے سے تیری شان میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی اور اُن کے نہ ماننے سے تیری شان میں کوئی کمی نہیں آ سکتی۔ مگر اے ہمارے رب! گو تُو محتاج نہیں لیکن دنیا تیرے نُور کی محتاج ہے اور ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تیری صفات دنیا پر جلوہ گر ہوں اور تیرا نور عالم پر پھیلے اور تمام بنی نوع انسان تجھ پر ایمان لائیں اور تیری بادشاہت دنیا میں قائم ہو۔ اے

خداوند! اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے غریب بندوں کی خاطر دُنیا پر رحم فرما۔ اپنی خالقیت کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ مخلوق پر ترحم اور شفقت کرنے کے لئے انہیں وہ راستہ دکھا۔ جو اُنہیں تیرے قرب تک پہنچانے والا ہو۔ اور جس کے نتیجہ میں تیری بادشاہت دُنیا پر قائم ہو جائے۔ تا بنی نوع انسان تیرے نور سے مُنوّر ہو جائیں۔ اُن کے دل روشن ہو جائیں، اُن کی آنکھیں چمک اٹھیں اور اُن کے ذہن تیز ہو جائیں۔'' (الفضل ۱۳؍دسمبر صفحہ ۷ کالم ۳-۴)

حضور نے مندرجہ بالا دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو یہ بھی تلقین فرمائی کہ:-

''سال میں سے کم از کم ایک دن تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں پر روؤ اور خوشی کی چیز اُس سے کوئی نہ مانگو۔ اُس سے روپیہ نہ مانگو۔ اُس سے پیسہ نہ مانگو۔ اُس سے دولت نہ مانگو۔ اُس سے صحت نہ مانگو۔ اُس سے قرضوں کا دُور ہونا نہ مانگو۔ اُس سے اعزاز نہ مانگو۔ اُس سے اکرام نہ مانگو۔ پھر یہی مانگو کہ خدایا تیرا عفو تام ہمیں حاصل ہو۔ اور توبہ نصوح ہمارے لئے میسر ہو جائے۔ اِس دُعا کو مختلف رنگوں میں مانگو، مختلف طریقوں سے مانگو، مختلف الفاظ میں مانگو، اپنی بیویوں کے لئے مانگو، اپنے بچوں کے لئے مانگو۔ اپنے دوستوں کے لئے مانگو۔ اپنے ہمسائیوں کے لئے مانگو۔ اپنے شہر والوں کے لئے مانگو۔ اور پھر ساری جماعت کے لئے مانگو۔ مگر چیز ایک ہو۔ بات ایک ہو۔ رنگ ایک ہو۔ سُر ایک ہو۔ تال ایک ہو اور جو کہو اُس کا خلاصہ یہ ہو۔ ہم تیرا عفو تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ پس اُس عفو سے مانگو۔ اُس غفار سے مانگو۔ اُس ستار سے مانگو۔ اُس توّاب سے مانگو۔ اور اگر تم اُس سے رحمانیت مانگو۔ تو اسی لئے کہ وہ تمہیں اپنا عفو تام اور اور توبہ نصوح دے۔ اور اگر رحیمیت مانگو تو بھی اسی لئے کہ وہ تمہیں عفو تام اور توبہ نصوح دے۔''

(تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۳۲۴-۳۲۵)

کلام الامام امام الکلام

میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں....!

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

’’یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی، اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئیگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ھیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے، میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے، نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا، اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم

پر رحم کیا جائے.....'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 269-268)

پھر فرماتے ہیں:

'' خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی خبر نہیں دی کہ پنجاب میں زلزلے وغیرہ آفات آئیں گی، کیونکہ میں صرف پنجاب کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں پس میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت حصے تباہ ہو چکے ہیں یہی کسی دن گھڑی یورپ کے لئے درپیش ہے اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 200 حاشیہ)

آپ فرماتے ہیں:

'' یاد رہے کہ مسیح موعود کے وقت میں موتوں کی کثرت ضروری تھی اور زلزلوں اور طاعون کا آنا ایک مقدر امر تھا۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں جو کہ جو لکھا ہے کہ مسیح موعود کے دم سے لوگ مریں گے اور جہاں تک مسیح کی نظر جائے گی اس کا قاتلانہ دم اثر کرے گا۔ پس یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اس حدیث میں مسیح موعود کو ایک ڈائن قرار دیا گیا ہے جو نظر کے ساتھ ہر ایک کا کلیجہ نکال لے گا بلکہ معنے حدیث کے یہ ہیں کہ اس کے نفحات طیبات یعنی کلمات اسکے جہاں تک زمین پر شائع ہوں گے تو چونکہ لوگ اسکا انکار کریں گے اور تکذیب سے پیش آئیں گے اور گالیاں دیں گے اس لئے وہ انکار موجب عذاب ہو جائیگا۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ مسیح موعود کا سخت انکار ہوگا جس کی وجہ سے ملک میں مری پڑے گی اور سخت زلزلے آئیں گے اور امن اٹھ جائے گا ورنہ یہ غیر معقول بات ہے کہ خواہ نخواہ نیکوکار اور نیک چلن آدمیوں پر طرح طرح کے عذاب کی قیامت آوے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے زمانوں میں بھی نادان لوگوں نے ہر ایک نبی کو منحوس قدم سمجھا ہے اور اپنی شامت اعمال اُن پر تھاپ دی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نبی عذاب کو نہیں لاتا بلکہ عذاب کا مستحق ہو جانا اتمام حجت کے لئے نبی کو لاتا ہے اور اس کے قائم ہونے کے لئے ضرورت پیدا کرتا ہے اور سخت عذاب بغیر نبی کے قائم ہونے کے آتا ہی نہیں، جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا پھر یہ کیا بات ہے کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے؟ اے غافلو تلاش تو کرو تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہے۔ جس کی تم تکذیب کر رہے ہو.... بغیر قائم ہونے کسی مرسل الٰہی کے یہ وبال تم پر کیوں آ گیا جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کر کے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے کیوں تلاش نہیں کرتے.....''

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 ص 401-399)

کلام الامام امام الکلام

شکرللہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں
کچھ بنیں طاعوں کی صورت کچھ زلازل کے بخار
اک طرف طاعونِ خونی کھارہاہے ملک کو
ہورہے ہیں صد ہزاراں آدمی اسکا شکار
دوسرے منگل کے دن آیا تھا ایسا زلزلہ
جس سے اک محشر کا عالم تھا بصد شور و پکار
ایک ہی دم میں ہزاروں اس جہاں سے چل دیئے
جس قدر گھر گرگئے ان کا کروں کیوں کرشمار
یا تو وہ عالی مکاں تھے زینت و زیبِ جلوس
یاہوئے اک ڈھیر انیٹوں کے پُر از گرد و غبار
حشر جس کو کہتے ہیں اک دم میں برپا ہوگیا
ہر طرف میں مَرگ کی آواز تھی اور اضطرار
دَب گئے نیچے پہاڑوں کے کئی دیہات و شہر
مرگئے لاکھوں بشر اور ہوگئے دنیا سے پار
اس نشاں کو دیکھ کر پھر بھی نہیں ہیں نرم دل
پس خدا جانے کہ اب کس حشر کا ہے انتظار
اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
تاریخ امروز ۵/اپریل ۱۹۰۵ء
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مُرغزار
آئیگاقہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تاباندھے ازار

(براھین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد۲۱ص ۱۵۰-۱۵۲)

4 اپریل 1905ء

صبح چھ بجکر انیس منٹ اڑتالیس سیکنڈ پر آنے والا

- کانگڑہ سمیت پورے ہندوستان میں قیامت خیز زلزلہ
- عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا کا خوفناک منظر پیش کرنے والا زلزلے کا دھکّا
- ہندوستان کی تاریخ کا ہولناک بھونچال جس میں ہزار ہا افراد لقمہ اجل بن گئے
- حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے فرمودات اور فکر انگیز ارشادات
- اخبارات اور عینی شاہدوں کی رپورٹس
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان افروز تشریحات

(تحریر و ترتیب: سید مبشر احمد ایاز)

اوراس پیشگوئی کے مطابق کانگڑہ میں شدید زلزلہ آیا

حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی صفتِ خبیر کی عالمانہ اور عارفانہ تفسیر وتشریحات کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا بھی تفصیلی ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے پیش از وقت آپ کو بتلائیں اور آپ کی صداقت کا وہ امتیازی نشان ٹھہریں ان میں سے کانگڑہ کے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کا بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''پھر کانگڑہ کے زلزلہ کی خبر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جو اخبار الحکم اور البدر میں چھپ گئی تھی کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ جو بعض حصہ پنجاب میں سخت تباہی کا موجب ہوگا اور پیشگوئی کی تمام عبارت یہ ہے:''زلزلہ کا دھکا۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّھَا وَ مَقَامُھَا''۔ چنانچہ یہ پیشگوئی ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوئی۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۳۱)

اوراس پیشگوئی کے مطابق کانگڑہ میں شدید زلزلہ آیا جس میں ہندوؤں کے مشہور مندر زمین بوس ہوگئے۔ دھرمسالہ کی اور متفرق چھاؤنیاں جو تھیں ان میں بڑی تباہی آئی اور ایک محتاط اندازہ کے مطابق کہتے ہیں کہ بیس ہزار افراد لقمہ اجل ہوئے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا عجیب معجزہ ہے کہ کسی احمدی کا جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

پھر کانگڑہ کے زلزلہ کے حالات بیان کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی کتاب ''ذکر حبیبؑ'' میں بیان فرماتے ہیں:

''۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو جبکہ پنجاب میں سخت زلزلہ آیا اور کانگڑہ کے پہاڑ میں کئی ایک بستیاں بالکل تباہ ہوگئیں اور ہندوؤں کی دیوی جوالامکھی کی لاٹ بجھ گئی اور عمارت مسمار ہوگئی۔ اس وقت صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب قادیان میں بھی سخت زلزلہ محسوس ہوا مگر یہ خدا کا فضل رہا کہ جیسا کہ لاہور اور امرتسر میں کئی ایک مکانات گر گئے اور آدمی مر گئے اور بہتوں کو چوٹیں آئیں، ایسا کوئی حادثہ قادیان میں نہیں ہوا۔ مَیں ان دنوں کچھ بیمار تھا اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا علاج کرتے تھے۔ روزانہ تازہ ادویہ منگوا کر اور ایک گولی اپنے ہاتھ سے مجھے بھیجا کرتے تھے۔ مَیں اس

وقت اپنے (گھر والوں) کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کے مکان میں اس کمرہ میں مقیم تھا جو گول کمرہ کے نام سے مشہور ہے اور جس میں مَیں قادیان میں سب سے پہلی دفعہ ۱۸۹۱ء کے ابتدا میں آن کر مقیم ہوا تھا۔ چونکہ زلزلے کے اس بڑے دھکے آنے کے بعد بھی چند گھنٹوں کے وقفے پر بار بار زمین ہلتی تھی اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تجویز کی کہ مکانات چھوڑ کر باہر باغ میں ڈیرہ لگایا جائے۔ اکثر دوست مع قبائل باہر چلے گئے اور چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنالی گئیں اور بعض نے خیمے کھڑے کر لئے اور کئی ماہ تک اسی باغ میں قیام رہا۔ انہی ایام میں جاپان کا ایک پروفیسر اوموری جو علم زلازل کے محقق اور مبصر تھے ان زلازل کی تحقیقات کے واسطے ہندوستان آیا تھا اور بعد تحقیقات اس نے فیصلہ کیا تھا کہ یہاں اب کئی سال تک زلزلہ نہیں آئے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی الہامی پیشگوئی شائع کی تھی کہ موسم بہار میں پھر زلزلہ آئے گا۔ چنانچہ دوسرے سال ایسا ہی ایک شدید زلزلہ پھر آیا''۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے الہام کیا:

''بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہہ بالا کر دی''

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''اس دن آسمان سے کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی۔ یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہونگے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں گے تجھے عزت دونگا اور تیرا اکرام کرونگا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔ میں رحمٰن ہوں اور ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا''۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن۔ جلد نمبر ۲۲۔ صفحہ ۹۸)

پھر حضورؑ ایک جگہ فرماتے ہیں: ''یاد رہے کہ جس عذاب کے لئے یہ پیشگوئی ہے اس عذاب کو خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ کے لفظ سے بیان کیا ہے اگرچہ بظاہر وہ زلزلہ ہے اور ظاہر الفاظ یہی بتاتے ہیں کہ وہ زلزلہ ہی ہوگا۔ لیکن چونکہ عادت الٰہی میں استعارات بھی داخل ہیں اس لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ غالباً تو وہ زلزلہ ہوگا ورنہ کوئی اور جاں گداز اور فوق العادت عذاب ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے''۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یادرہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گے اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ (بقیہ از صفحہ ۷) دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے ۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔...... مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تاتم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۸-۲۶۹)

پھر آپ فرماتے ہیں:

''اے سننے والو! تم یاد رکھو کہ اگر پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں تو سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا اور اکثر مقامات سے عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچا تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا''۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۴ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۹۶)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ مئی 2003ء)

1905ء کا زلزلہ........آنکھوں دیکھا حال

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ چونکہ اس کے بھیجے ہوئے کی تکذیب کی گئی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کے اظہار اور اس فرستادے کی صداقت کے نشان کے طور پر اس دنیا پر عذابوں کا ایک سلسلہ شروع کرے گا، جس پر حضرت اقدس بانی سلسلہ نے ہندوستان بھر میں بذریعہ اشتہارات یہ پیشگوئی شائع فرمادی کہ میری صداقت کے طور پر عظیم الشان اور خطرناک ہلاکت خیز آفتوں اور تباہیوں اور زلزلوں کا ایک دور شروع کرنے والا ہے، اور یہ بھی آپ نے تفصیل سے فرمادیا کہ ان تباہیوں کا مرکز کوئی ایک ملک نہ ہوگا، اور یہ تباہی صرف ایک ہی شکل وصورت اور ایک ہی دفعہ نہیں ہوگی بلکہ مختلف شکلوں اور وقتوں اور خطوں میں آئیگی، اس کی تفصیل بالخصوص آپ کی تصنیفات تجلیات الٰہیہ، حقیقۃ الوحی، براہین احمدیہ حصہ پنجم وغیرہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے، البتہ اس پیشگوئی کے فوراً بعد ہندوستان میں، ہندوستان کی تاریخ کا ہولناک ترین زلزلہ آیا چونکہ اس سے زیادہ تر تباہی کانگڑہ میں آئی اس لئے کانگڑہ کے زلزلے کے نام سے دنیا کی تاریخ میں مشہور ہوا وگرنہ لاہور اور پنجاب کے دیگر شہروں میں یہ تباہی آئی، اس کی ایک جھلک اس وقت کے اخبارات اور عینی شاہدوں کی تحریرات کی روشنی میں قارئین کی خدمت میں پیش ہے، اس ریکارڈ کے طور پر کہ خدا کی باتیں کس طرح پوری ہوتی ہیں، یہ دیکھنے کے لئے کہ خدا اپنے بھیجنے والوں کی کتنی غیرت رکھتا ہے، یہ بتانے کے لئے کہ جب اسکے پیاروں کو ستایا جاتا ہے اور حد سے گزر جایا جاتا ہے تو وہ قادر اور منتقم خدا پوری کائنات کو ہلا کے رکھ دیا کرتا ہے، اور وہ کبھی ان دکھوں کو بھولتا ہے نہ چھوڑتا ہے.....

زلزلہ اور قادیان میں حضرت اقدس کا بنی نوع کے لئے دعا کرنا:

"۴ر اپریل ۱۹۰۵ء صبح پونے چھ بجے یکدفعہ نہایت زور آور حملہ زلزلہ کا ہوا۔ تمام مکانات اور

اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں-لوگ حیران اور سراسیمہ ہو کر گھبرانے لگے- ایسے وقت میں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا- کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے- ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے- غرض اس وقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تراست ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر دکھایا- زلزلہ کے شروع ہوتے ہی **آپ بمعہ اہل....اور بال بچہ کے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے رب کے آگے سربسجود ہوئے- بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرار ہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آ رہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جن کے پردے صرف ایک ایک اینٹ کے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اُکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُن میں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا- اس واسطے حضور اقدس نے برعائت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں-......**

اسی زلزلہ کا ذکر تھا- حضرتؑ نے فرمایا کہ "یہ ایک قیامت ہے جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کہ کس طرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہو سکتی ہے- جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ خدا سے اعتراض کرتے ہیں- یہاں تک کہ خدا کا انکار کر دیتے ہیں- اس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہے- یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے-"

پھر آپ نے سلطان احمد کو دیکھنے والا رویاء بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمد اور شریف احمد کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جس کا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا ''**یہ قیامت ہمارے لئے نصرۃ الحق ہے۔ ہم صبح یہی مضمون لکھ رہے تھے اور اس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ ہم یہ الفاظ لکھ رہے تھے اور اس کے پورا ہونے کے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہوا۔** یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں زلزلہ کے سوائے خدا جانے تیسرا حملہ کون سا ہے جو ہماری سچائی کے ثبوت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمانا ہے اور ابھی خدا جانے کیا ہے۔ باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے۔ ہم نے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے۔ جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں۔ توبہ واستغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک وصاف کر کے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تا کہ خدا ان کو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے۔ بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کرو۔ اب اس اُمت مرحومہ سے وہ حکم تو اٹھایا گیا ہے مگر یہ اس کے بجائے ہے کہ دُعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپ کو قتل ہی کر دو۔ یہ الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے ہیں مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائے گا اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر۔ یہ سب اب پورے ہو گئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانے کے پیدا ہو چکے ہیں۔'' (البدر ۶ر اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۶)

نشان زلزلہ اور مختلف شہروں کی حالت

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے۔ شملہ سے خبر آئی ہے کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ ہاؤس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بھاگسو پہاڑی سینی ٹیریم کے متعلق خبر ہے۔ کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس کے اردگرد کے پہاڑوں کے متعلق مولوی قائم الدین صاحب مدرس مدرسہ نور پور نے جو خط ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اُس کی نقل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

”جناب تسلیم - یہاں زلزلہ سوا چھ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل نہیں ہوا۔ پالم پور، کانگڑہ، دھرمسالہ، رہلو، چڑی شاہپور میں جانوں کا از حد نقصان ہوا۔ اور شاذ و نادر گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دس فیصدی آدمی ان قصبوں میں سلامت رہے ہیں۔ اور ڈاکیں شہر مذکورہ بالا کی بند ہیں۔ اور تاریں ٹوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵ / اپریل ۱۹۰۵ء“

❁ امرتسر سے خبر آئی ہے کہ ۸۰ فیصدی مکانات کو صدمہ پہنچا ہے۔ کوئی گر گیا ہے۔ کوئی گرنے کو تیار ہے۔ کوئی اس قابل ہے کہ نئے سرے سے مرمت کیا جائے کروڑوں روپے کا نقصان ہوگیا ہے۔

❁ لاہور کے متعلق کافی ہوگا کہ ہم اپنے دوست عزیز میر محمد اسماعیل صاحب کے خط کو ہی نقل کر دیں۔ جنہوں نے اس وقت کا نقشہ کھینچا ہے۔ کہ پڑھ کر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔

[حضرت میر محمد اسماعیل صاحب لاہور سے اس زلزلے کی چشم دید رپورٹ اپنے خط میں یوں درج فرماتے ہیں۔ ایاز]

کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آگئی

”....اب تک تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ آگے اُس کی مرضی پہلے تو طاعون سے ہی پناہ مانگتے تھے اب ایسی وارداتیں ہو رہی ہیں کہ اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان ہے اُس کو آگ لگی۔ اس قدر دھواں آتا تھا کہ دم بند ہونے لگا۔ جب شعلے بلند ہوئے تو اتنی گرمی کہ بیٹھا نہ جاتا تھا یہی خطرہ تھا کہ اب ہمارے گھر تک پہنچی کہ پہنچی۔ اسباب اٹھانے کے فکر میں ہی تھا کہ آگ بجھانے والے انجن آگئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے لے کر شام تک کہیں وہ آگ فرو ہوئی۔ آج اور ایک قہر شہر پر نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھ کر پلنگ پر لیٹا ہوا کتاب دیکھ رہا تھا کہ یکا یک چارپائی ہلنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے۔ کوٹھے پر جا چڑھا۔ کہ اتنے میں ایک دم سے اس زور سے جھوکے آنے شروع ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں ٹکتا تھا۔ مکان اس طرح سامنے ہلتے تھے۔ جس طرح بائیوگراف میں۔ جدھر نظر اٹھا کر دیکھو۔ کہیں پاخانہ کہیں دیوار کہیں کٹہرا کہیں چھت غرض وہ دھڑا دھڑی تھی کہ خدا

کسی کو نہ دکھاوے- ہر وقت یہی خیال تھا کہ اب میں بھی کوٹھے سمیت زمین پر- مکان وغیرہ گرنے سے ایسی مٹی اڑی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینا بند ہو گیا- اور گردے کے مارے سانس رکتا تھا- نہ پائے رفتن- نہ جائے ماندن- اوپر رہو تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤ تو مکانوں کے نیچے دبنے کا ڈر- غرض عقل ماری ہوئی تھی- جب ذرا تھما تو میں تو کپڑے پہن کالج بھاگا- وہاں جتنے اعلیٰ قسم کے کرایہ پر دینے والے کمرے ہسپتال کے تھے- سب شق- جو مریض کہ کروٹ بدل نہیں سکتے تھے- وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑے ہوئے نکل آئے غرض بہت سی جگہ دراڑیں پڑ گئیں- اتنے میں زخمی آنے شروع ہوئے کسی کا سر پھٹ گیا تھا- کسی کا ہاتھ، کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا- غرض کچھ نہ پوچھو- ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا ایک بیمار تو آتے ہی جان بحق ہوا- ہمارے کھڑے کھڑے ایک اور چھوٹا سا جھونکا آیا- شہر کا یہ حال ہے کہ بہت سے لوگ مر گئے کسی کے بچے دب گئے- ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آ گیا- بعض جگہ جہاں گلیاں تنگ تھیں- وہاں مقابل کے مکان بالکل مل گئے- سنہری مسجد کے دونو منارے زمین پر، شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا- ٹاؤن ہال زمین سے پیوستہ ہو گیا- سٹیشن کا بہت سا حصہ غارت ہو گیا- غرض کوئی گلی یا بازار نہیں ہے- جہاں کوئی مکان نہ گرے ہوں اور شائد کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کئی جگہ شق اور دراڑیں نہ پڑ گئی ہوں- اگر آدھا منٹ بھی اور رہتا- تو سارا شہر صاف ہو جاتا- اب بھی یہ حال ہے کہ معمولی سا زلزلہ آ جائے- تو سینکڑوں مکان گرنے کو تیار کھڑے ہیں- دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے کہ چار روز تک پھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے- لوگ بے مکان پھر رہے ہیں- مکان نہیں ملتا، مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہیں- سب پر عجب ایک حالت وارد ہو رہی ہے- لوگوں، بچوں، جوانوں، بڈھوں کے مجمعے بن بن کر یا ستار، یا غفار، اللہ ساڈا بخشنہار- اسیں بندے گنہگار- کہتے ہوئے گلی کوچہ میں پھر رہے ہیں- غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا- اور کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آ گئی اور جو مر گئے اُن کے لئے تو گویا سچ مچ قیامت والی ہی آناً فاناً موت تھی- شملہ، دہلی، کشمیر وغیرہ سے تاریں آ رہی ہیں کہ وہاں بھی سخت زلزلہ ہوا ہے- امید ہے کہ قادیان میں بھی ضرور ہوا ہوگا کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تھا فی الفور لکھو کہ وہاں تو خیریت رہی (الحمد للہ یہاں خیریت رہی- ایڈیٹر) رات کے بارہ بجے پھر زلزلہ آنے کی خبر ہے- بعض دفتر آج اس واسطے بند ہو گئے کہ لوگ اپنا اپنا بندوبست گھر وغیرہ کا کریں غرض وہ افراتفری ہے کہ ہر شخص اپنی جان کی فکر میں لگا ہوا ہے کہ یہاں تک کہ ہمارا ایک ہم جماعت دہریہ تھا جب سب اس کے ساتھ والے خدا کا نام لینے لگے- تو وہ بھی رام رام وغیرہ کرنے لگا جب زلزلہ بند ہو گیا تو کہنے لگا کہ بڑی غلطی ہوئی کہ جان کے خوف سے میرے دل میں بھی خدا کا خیال پیدا ہو گیا یہ میں نے بڑی غلطی کی اور میری کمزوری ظاہر ہو گئی ورنہ مجھے اس وقت خدا کا نام لینا تو درکنار خدا خدا کہنے والوں پر ہنسنا چاہئیے تھا امرتسر میں سنا ہے کہ اسٹیشن کو بہت صدمہ پہنچا ہے ابھی مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی تم خود اخباروں میں دیکھ لینا- بڈھے

بڈھے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی عمر میں ایسا زلزلہ نہ دیکھا تھا- (۴/اپریل ۱۹۰۵ء محمد اسماعیل میڈیکل کالج - لاہور)

☆☆حکیم محمد زمان صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں- لاہور میں سخت زلزلہ آیا- تمام کوٹھیاں پھٹ گئی ہیں- بعض گر گئی ہیں- اور ٹاؤن ہال خاویہ علیٰ عروشہا، ریلوے سٹیشن کا کچھ حصہ گر پڑا- بڑا گرجا پھٹ کر دو حصہ ہو گیا- سنہری مسجد کے مینار نصف زمین پر گر گئے- وزیر خان کی مسجد کا گنبد ٹیڑھا ہو گیا- شاہی مسجد کے میناروں سے پتھر علیحدہ ہو گئے اور گر گئے- غرض بہت نقصان ہوا ہے- کچھ انسانوں کا بھی نقصان ہوا-

☆بھیرہ ضلع شاہ پور سے خبر آئی ہے- کہ اس جگہ زلزلہ بڑے زور سے آیا ہے- تین مکانات گر گئے-

☆جموں سے میاں غلام رسول صاحب تحریر فرماتے ہیں- سخت زلزلہ آیا جیسا کہ پہلے کبھی نہ دیکھا تھا- سرکاری مکانات اور شہر کو سخت نقصان پہنچا- بعض مکان بالکل گر گئے- دو تین آدمی بھی مر گئے-

☆☆**میر طفیل حسین صاحب مقام نادون ضلع کانگڑہ سے بنام منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان تحریر فرماتے ہیں:**

''میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت تمام گھر پہنچ گیا ہوں- دوسرے دن چھ بجے صبح ۴ تاریخ کو ایسا خطرناک زلزلہ آیا کہ الامان الحفیظ کی صدا ہر طرف سے آتی تھی- ہمارے شہر میں اتنا نقصان نہیں ہوا- اور نہ ہی ہمارے گھر میں مگر نزدیک کے شہروں کا بہت بڑا خستہ حال ہے- جوالا مکھی ایک جگہ یہاں سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے- وہاں تقریباً تمام مکانات گر گئے ہیں- چار سو کے قریب آدمی مر گئے ہیں اور باقی ابھی تک دبے ہوئے ہیں- پولیس اُن کو نکال رہی ہے- ایک جگہ ہمارے گھر سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے- وہاں زمین پھٹ کر نیچے سے پانی کے چشمے نمودار ہو گئے- یہ جگہ میں نے خود جا کر دیکھی ہے- دیگر شہروں کا بھی اس سے خستہ حال سنا جاتا ہے- پوری خبر آنے پر مفصل لکھوں گا- ۱۶ اپریل ۱۹۰۵ء

☆☆خط جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار بنام چوہدری عبداللطیف خان صاحب قادیان

' (ڈیرہ گوپی پور ۱۶/اپریل ۱۹۰۵ء) برخوردار..... کانگڑہ بھون والی دیوی کی پوری تباہی ہوئی ہے- جس کا مندر بیخ دبن سے اکھڑ گیا- اور نام ونشان باقی نہیں رہا- جوالا مکھی کے مندر کا بھی کچھ حصہ گر گیا ہے اور اس کے علاوہ ڈیوڑھی کو نقصان پہنچا- اور یاتری لوگ جوالا مکھی میں بہت مرے- جو دور دراز ملکوں سے اس کی سیوا کے لئے آئے ہوئے تھے- اور اس بے وفا نے ان کی ذرا بھی دستگیری نہ کی فوت شدہ یاتریوں کی تعداد اگرچہ حکام کو اس وقت تک صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکی- لیکن بہر کیفیت ایک اور ڈیڑھ سو کے درمیان اس وقت تک اندازہ کی گئی ہے اور جوالا مکھی کی کل موتوں کی تعداد دو سو سے زائد اندازہ کی گئی ہے- اس ضلع میں دیویاں تو بہت ہیں مگر جوالا مکھی اور کانگڑہ والی دیویاں زیادہ مشہور ہیں- اور جو لوگ جوالا مکھی آتے ہیں- وہ کانگڑہ بھون سے ہو کر جاتے ہیں- یا جو لوگ کانگڑہ بھون کی دیوی کو پہلے جاتے ہیں- وہ وہاں سے جوالا مکھی کو ماتھا ٹیک کر جاتے ہیں- سو ان دونوں میں سے کانگڑہ والی دیوی کا تو نام ونشان مٹ گیا- اور یاتری لوگ

بھی بہت زیادہ مرے ہیں اور جوالا مکھی کی دیوی کے مندر کا کچھ حصہ گرا۔ اور یاتری بھی ایک سو سے زیادہ مرے۔

☆☆ خط مکرم چوہدری اللہ داد خان صاحب دام اقبالہ:

''میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعا سے بہمہ وجوہ تندرست ہوں اور آپ کی خیریت کا مدام خواہاں۔ ایک مفصل خط دربارہ تباہی ضلع ہذا ارسال خدمت ہو چکا ہے۔ دردناک اور عبرت ناک تباہی نمونہ قیامت ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں پر رحم فرمائے۔ ہلاک شدہ بستیوں پر تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے۔ ''عذابٌ فوق عذاب'' کا بین نظارہ ہے۔ کلّو کی کوئی خبر نہیں آئی۔ ڈاک رکی ہوئی ہے۔ زلزلے متواتر آرہے ہیں۔ معلوم نہیں کیا ہوگا۔ والسلام ۱۴؍اپریل ۱۹۰۵ء فضل حسین از نادون۔

☆ امن است در مقام محبت سرائے ما: ۷؍اپریل ۱۹۰۵ء مختلف مقامات سے نہایت سخت تباہی اور سینکڑوں آدمیوں کے دب جانے اور مرجانے اور ہزاروں مکانات کے گر جانے اور زمینوں کے دھنس جانے کا ذکر ہو رہا تھا۔ بالمقابل اس کے قادیان میں جو امن رہا اس کے متعلق حضرت نے فرمایا کہ اس میں وہ وحی الٰہی بھی پوری ہوئی۔ جو مدت ہوا۔ اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔ کہ امن است در مقام محبت سرائے ما۔ ان تباہیوں اور شہروں کے دبنے سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جس کو گیارہ ماہ ہوئے کہ شائع ہوئی تھی۔ اور گورداسپور میں نازل ہوئی تھی کہ عفت الدیار محلها و مقامها یعنی سرائیں بھی تباہ ہوگئیں۔ اصلی مقامات بود و باش بھی مٹ گئے اور ان کے نشان بھی مٹ گئے۔

قادیان کے گاؤں سے بعض آدمیوں کے طاعون میں مبتلا ہونے اور بعض کے مرنے کا ذکر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا جانے ہمارے باہر آجانے میں کیا کیا حکمتیں ہیں اگر قادیان میں سو آدمی روز طاعون سے مرنے لگتا۔ تب بھی ہم نے قادیان سے نہیں نکلنا تھا مگر اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ ایسی نئی بات پیدا ہوگئی۔ یعنی سخت زلزلہ کے سبب سہ منزلہ مکانات کے گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس واسطے بموجب پابندی شریعت اپنے آپ کو خطرناک جگہ سے محفوظ کرنے کے واسطے ہم باہر آگئے۔ اور زلزلہ کی کیفیت ایسی ہے کہ اب تک محسوس ہوتا ہے۔ خدا نے دل میں پختہ طور سے یہی بات ڈال دی کہ اب باہر جانا چاہیئے۔ طاعون کے لحاظ سے باہر آنا تو گناہ تھا مگر زلزلہ کے سبب خدا نے یہ بات دل میں ڈال دی اور اس سے ہم کو بہت فائدہ اور آرام ہوا کیونکہ باغ میں عمدہ ہوا اور خوشبودار پھولوں کے سبب مضامین کے لکھنے اور فکر اور تدابیر کے واسطے عمدہ موقع ملتا ہے اور صحت میں بہت ترقی محسوس ہوتی ہے۔ اور درختوں کی چھاؤں کے نیچے دعا کے واسطے عمدہ خلوت گاہ مل جاتی ہے جس کے سبب ہم باغ کے مکان میں آگئے۔ فرمایا۔ اب تو اس قدر نشانات ظاہر ہو رہے ہیں کہ گویا خدا اپنے آپ کو برہنہ کر کے دکھانا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ پہلے انبیاء کے معجزات تو خاص زمینوں اور خاص شہروں تک عموماً محدود ہوتے تھے۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ ایسے نشان اس سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے۔ جو دنیا بھر پر اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ ☆☆☆☆☆

مختلف اخبارات اور قیامت خیز تباہی کا ذکر

کانگڑہ کا ایک احمدی بھی ہلاک نہیں ہوا

❁ **اخبار پولیس ایڈووکیٹ** رقمطراز ہے:- فوراً زلزلہ نے ہیبت ناک روش اور صورت اختیار کی...... لیکن خدا کا شکر ہے کہ اُس نے اس قیامت خیز زلزلہ کو بند ہو جانے کا حکم دے دیا۔

❁ **اخبار ضیاء الاسلام** لکھتا ہے:- ۴؍اپریل بروز منگل علی الصباح قریباً سوا چھ بجے ایسا سخت زلزلہ آیا کہ الامان دفعۃً مکان گرنے شروع ہو گئے۔ ہندو، سری رام سری رام اور مسلمان یا اللہ خیر یا اللہ خیر پکارنے لگے۔ اور بموجب ارشاد آنحضرت سرور کائناتؐ کے کہ جب قیامت آئے گی کوئی نفس کسی نفس کو نہیں بچا سکے گا۔ واقعی اس کی نظیر ان تین منٹوں میں پائی گئی کہ باپ بیٹے کو اور بیٹا ماں باپ کو نہیں بلا سکا۔

❁ **اخبار ہندوستان بمبئی پنچ** سے ناقل ہے:- انگریزی خوان نئی امت نے قیامت سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ میاں نے چاہا کہ ان لونڈوں کو ذرا گوشمالی دینی چاہئیے۔ مما لک متحدہ اور اطراف میں زلزلہ بھیج دیا۔ بڑی بڑی سر بفلک عمارتیں گر پڑیں۔ بہت سی جانوں کا نقصان ہوا۔ قیامت کے منکر لگے چیخنے قیامت آ گئی۔ قیامت آ گئی۔ بہت تمہارے منکروں کی دم میں قیامت کا زلزلہ۔ اب بتلاؤ۔ قیامت کے قائل ہوئے یا نہیں۔

❁ ایک احمدی بھائی پالم پور سے تحریر فرماتے ہیں:

''مکرم جناب بھائی صاحب مہربان من ایڈیٹر بدر سلمہ اللہ تعالیٰ حادثہ زلزلہ ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کو واقعہ ہوا۔ یعنی حضرت اقدس کی وہ دعا قبول ہوئی۔ کہ کچھ کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا۔ تجھ کو سب قدرت ہے۔ اے ربّ الوریٰ۔ ڈاک تار ٹوٹ گئی تھی اور میرے اہل وعیال دہرم سالہ میں تھے۔ اس لئے اس وقت تک خط لکھنے سے قاصر رہا۔ **شکر ہے خداوند کریم کا کہ کُل احمدی بھائی صاحبان ضلع کانگڑہ کو اس حادثہ عظیمہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بچا لیا**۔ خداوند کریم نے اپنی قہار ورحیم کی صفت کا زندہ ثبوت دیا۔ فلاسفروں اور نیچریوں کو ناممکن ممکن کر کے دکھا دیا۔ اور منکرین قیامت کو بھی قیامت کا نمونہ دکھا دیا۔ دھرم سالہ جا کر دیکھا۔ تو چار چار پانچ پانچ یوم بعد پتھروں سے دبے ہوئے زندہ صحیح سلامت نکالے گئے۔ خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ دھرم سالہ کی عمارات بہت مسمار ہوئیں۔ لیکن ایک گاؤں نڈی وبھاگسو ناتھ جوگدیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔ کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔ جہاں پہلے اگور کھا رہتی تھی۔ اس جگہ بھی چند مکان سلامت بچ گئے اور قلعہ کانگڑہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کا تھا۔ جڑ سے اکھڑ کر دریا میں بہ گیا اور.. خدا جو چاہے سو

کرے فلاسفروں کو یا نیچریوں کو کچھ نہیں پوچھتا کہ کس طرح فلاں کام کروں- حافظ عبدالغنی جنرل مرچنٹ دھرم سالہ اپنے بیوی بچوں کی مردہ لاشیں چھوڑ کر ایک چھڑی اور دو بچے ہمراہ لے کر سب اسباب چھوڑ کر اپنے دیس کو بھاگ گئے جو کہ اعلیٰ درجہ کا امیر ہے- اگر وہ اب واپس آ کر اپنا اسباب سنبھال لیوے تو بہتر ہے- اس کی لاشیں دفن ہو چکی ہیں- مہربانی کر کے خط کو سنوار کر درج اخبار فرماویں- خفیف خفیف زلزلہ اب تک ہو رہا ہے- بوجہ گھبراہٹ کچھ لکھا نہیں جاتا- کارخانہ چاء بہت مسمار ہو گئے ہیں- بعض احمدی بھائی دربارہ خرید چاء مجھ سے خط و کتابت کر رہے ہیں تاوقتیکہ کارخانے جاری نہ ہوں- کچھ نہیں ہو سکتا- اللہ تعالیٰ کا یہ سب سے بڑا فضل ہے کہ اعلیٰ افسران نے انتظام رسد بخوبی طور پر کیا- کوئی بھوکا پیاسا نہیں رہ سکتا- تحصیل پالم پور میں عاجز مفلسوں کو یومیہ رسد مفت مل جاتی ہے- دھرم سالہ میں بھی اچھا انتظام ہے رفتہ رفتہ لاشوں کے دفن کرنے کا مستعدی سے انتظام ہوا- صاحبان یوروپین و دیسی افسران خوب کام کر رہے ہیں اور اس وقت دوست پرستوں کو خوب موقعہ دوست اکٹھا کرنے کا ملا ہے- خدا اپنا فضل کرے اور اپنے فضل سے نیکی کی توفیق دے- ایک دوسرے کا مال لوٹ رہے ہیں- حالانکہ زندہ ثبوت آنکھوں سے دیکھ لیا ہے- اور لڑائی اور کینہ ویسا ہی ہے- اگرچہ خداوند کریم نے پرانے دشمنوں کو ایک برتن میں روٹی کھلا دی ہے- خبریں تو بہت ہیں لیکن لکھ نہیں سکتا ہوں- کوٹھی لو ہر میں برف گر کر نالہ بند ہو گئے- آدمیوں کا کچھ نقصان نہیں ہوا- امروز آریہ سماج ہسپتال و رسد لے کر دیسی غربا کے واسطے آن موجود ہوئی ہے- خدا سب کو توفیق دے- زلزلہ کے وقت حضرت اقدس کی سچائی سب کے دل پر غالب تھی- لیکن اب پھر کسی قدر فرق ہونے لگا ہے-...... کچھ شک نہیں کہ مضمون خوشخط نہیں لکھا گیا- اگر کچھ اور خبر ہوئی- تو انشاءاللہ بشرط زندگی پھر لکھوں گا- اللہ تعالیٰ سب کو خدا کے فرستادہ مامور کی شناخت و سچی توبہ کی توفیق دیوے- قلعہ رہلو کے سب راجگان مر گئے- صرف ایک مرد اور ایک لڑکی جو طاقی سے ۱۰۰ قدم باہر تھی- بچ گئی-

❁ ڈاکٹر عباداللہ صاحب امرتسر سے تحریر فرماتے ہیں کہ لاہور میں لاٹ صاحب نے بغرض امداد مصیبت زدگان کانگڑہ دہلی جو جلسہ منعقد فرمایا تھا اس میں لارڈ بشپ صاحب نے تقریر کی کہ میں کئی ایک روز سے زلزلہ کی تاریخ پڑھ رہا ہوں- **سو سال تک اس زلزلہ کی نظیر تاریخ میں نہیں**- ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار غور کریں کہ جنہوں نے لکھا تھا کہ ایسے زلزلے ہمیشہ ہی آیا کرتے ہیں-

<u>صدیوں کا بت خانہ اب ٹوٹا</u>- کانگڑہ دہلی کے بعض بت خانے ۹۰۰ سال کے پرانے بنے ہوئے تھے- اور اب تک ان میں خدا کے سوائے پتھروں کی پوجا ہوتی تھی- کیا یہ ایک صرف اتفاقی واقعہ ہے- جو بت خانے آج توڑے گئے ہرگز نہیں بلکہ یہ واقعہ اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کی سنت قدیمہ کے مطابق اس وقت کوئی توحید قائم کرنے والا دنیا میں بھیجا گیا ہے جس کے سلسلہ توحید کی ترقی کی نیک فال کے واسطے خداوند رب الافواج یہ سب عجائب باتیں دنیا میں پر ظاہر کر رہا

ہے۔ اخبار پایونیر کے ایک خاص نامہ نگار نے وہاں کی تباہی کی ایک مفصل رپورٹ چھاپی ہے۔ جس میں سے کچھ حصہ بطور اقتباس و اختصار اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر جب آدمی نیچے کو نگاہ کرتا ہے تو جس جگہ بڑے بڑے مکانات اور کوٹھیاں اور باغ اور مندر نظر آتے تھے۔ وہاں صاف میدان پڑا ہے۔ (قدرت خدا عفت الدیار والی پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ کہ مکانات کے نام ونشان ہی مٹ گئے۔ ایڈیٹر) بڑے بڑے مضبوط مکانات اس طرح گرے پڑے ہیں اور ان کی اینٹیں اس طرح پراگندہ ہوئی پڑی ہیں جیسے کہ کسی نے ان کے درمیان ہل چلا دیا ہے۔ ایک گھر بھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں رہا۔ مندر کا سنہری کلس کھنڈرات کی چوٹی کو زینت دے رہا ہے۔ مندر کی عمارت بہت ہی مضبوط بنی ہوئی تھی۔ لیکن اس طرح گری ہے۔ جیسا کہ کوئی نہایت ہی کچی گرتی ہے۔ جو عمارت زیادہ مضبوط تھی اس کی تباہی بھی دوسری عمارتوں سے زیادہ ہوئی۔ بڑا مہنت گرو بچ نکلا ہے (غالباً اس حسرت کو دیکھنے کے واسطے کہ یہ دیویاں دیوتے خدا تعالیٰ کے عذاب کے آگے سب ہیچ ہیں)

مہاراجہ رنجیت سنگھ بھی اس مندر کو دیکھنے آیا تھا اور آج سے نو سو سال پہلے محمود غزنوی نے بھی اس مندر کو لوٹا تھا۔ اس سے آگے عیسائیوں کا گرجا گرا پڑا ہے۔ اور اس کا گھنٹہ کھنڈرات کے درمیان خاموش پڑا ہے۔ اس کے قریب ہی مشن ہاؤس کے کھنڈرات ہیں۔ جس میں پادری رولینڈ مسٹر ڈی بل مس لو برو غیرہ دب گئی ہیں۔ دونوں لیڈیاں ویرانڈے میں بیٹھی تھیں۔ مگر چھت ایسی اچانک اُن پر گری۔ کہ ان کو ویرانڈے سے نکل کر باہر میدان میں آجانے کی مہلت بھی نہ ملی۔

نور افشاں لدھیانہ۔ عیسائیوں کا اخبار لکھتا ہے کہ سولہ ہزار آدمی زلزلہ میں مر گئے ہیں لاکھوں قحط میں تباہ ہوئے۔ ہزاروں طاعون میں مر گئے۔ ان سب مصائب کا باعث یہ ہے کہ خداوند ہندوستان کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد مذہب عیسوی اختیار کرلے' ساتھ ہی ایڈیٹر نور افشاں نے یہ خبر بھی شائع کی ہے کہ زلزلہ میں پادریوں کے مکان گر گئے۔ پادری لوگ عورتوں بچوں سمیت دب کر خاک میں مل گئے اور اس تباہی کی وجہ سے عیسائیوں پر ایک سخت صدمہ نازل ہوا۔ اخبار سول میں لکھا ہے کہ گرجا بھی سرنگوں ہو گیا۔ اور مشنریوں کا مدرسہ بھی زیر و زبر ہو گیا۔ مشنری مسوں کو جو ویرانڈہ میں بیٹھی تھیں۔ اتنی توفیق نہ ملی کہ دو قدم چل کر میدان میں آجائیں۔ دیکھو خداوند کریم نے عیسائیت کی تائید میں کتنا بڑا نشان دکھایا۔ سب سے پہلے گھر والوں پر آفت ڈھائی۔ چاہیئے کہ ایڈیٹر صاحب نور افشاں ہمارے مضمون آؤ عیسائیو ادھر آؤ پر توجہ فرماویں۔ جو کہ بدر مورخہ ۱۳/ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۸ کالم ۲ میں شائع ہو چکا ہے۔

ایک اور صاحب زلزلہ کی بابت مختلف تفصیلات بتاتے ہوئے رقمطراز ہیں:

زلزلے کے متعلق خبریں یہ ہیں کہ جوالا مکھی جو ہندوؤں کا مقدس مقام خیال کیا جاتا تھا۔ تباہ ہو گیا ہے۔ مکانات کی تین

چوتھائی بالکل مسمار ہوگئی ہے- باقی ایک چوتھائی مکانات ایسے ہیں جو بالکل پھٹ گئے ہیں قابل رہائش نہیں- لوگ باہر پکھی واروں کی طرح میدان میں پڑے ہیں- جاتری بہت مرے ہیں- پوری تعداد ہلاک شدگان ابھی تک نامعلوم ہے- مگر یہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ جاتریاں کم از کم ڈیڑھ سو ہلاک ہوئے- مندر کا ایک حصہ جس میں لاٹاں والی دیوی رہتی ہے- بالکل مسمار اور باقی حصہ پھٹ گیا ہے- مندر کی ڈیوڑھی بھی شکستہ ہو کر گر گئی ہے-

جوالامکھی کے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک جگہ گنبہ ہے- وہاں تقریباً چالیس دکانیں ہوں گی- وہ سب کی سب گر گئیں ہیں- جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے- مگر ابھی تک پوری تعداد معلوم نہیں ہوئی دولت پور کی دکانیں بھی سب کی سب مہندم ہوگئی ہیں- یہاں دو مندر تھے- وہ بھی جڑ سے اکھڑ کر سطح زمین پر لیٹے ہیں اور بزبان حال پکار پکار کر کہتے ہیں کہ مشرک کیسے احمق ہیں کہ ان کے دیوی دیوتا بھی اپنی جائے رہائش کو نہ بچا سکے- پر نہ بچا سکے ان مشرکوں سے جب کبھی سوال کیا جاتا ہے- کہ تم اس واحد لاشریک کی پرستش کیوں نہیں کرتے- جس نے ایک طرفۃ العین میں تمہارے دیوی دیوتوں کے مندروں کو ملیامیٹ کر دیا تو یہی جواب دیتے ہیں کہ ہم پاپیوں پر دیوی جی مہاراج غصے ہو کر پہاڑ میں گھس گئی ہے- دولت پور سے کانگڑہ کو جاتے ہوئے ایک سرنگ آتی ہے- اس کا ایک حصہ گر گیا ہے اور باقی پھٹ گئی ہے- سرنگ کے متصل ایک پہاڑی جو گنیش گھاٹی کے نام سے موسوم ہے- بالکل پھٹ گئی ہے- کانگڑے کا بھی پل ٹوٹ گیا ہے-

کانگڑہ اور بھون کی تباہی بڑی خطرناک ہے کہتے ہیں کہ ایک مکان بھی کھڑا نظر نہیں آتا- چھوٹے چھوٹے حجرے بھی گر گئے ہیں- کوئی بلندی نظر نہیں آتی- سب کچھ بالکل زمین سے ہموار ہوگیا ہے- کانگڑہ میں ایک گرجا تھا- وہ بھی سر بسجود ہوا- ایک بڑا عالیشان مندر تھا- وہ ایسا منہ کے بل گرا ہے کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی- پجاریاں مندر جن کی تعداد کئی سو تھی- تقریباً سب کے سب مر گئے ہیں-

کہتے ہیں کہ ان میں سے صرف چودہ آدمی بچے ہیں- کانگڑہ میں ایک مشن ہائی سکول تھا- وہ بھی بالکل گر گیا ہے- اس کے تیراں یا چودہ استادوں میں سے صرف دو بچے ہیں- اور بورڈنگ کے لڑکوں میں سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی بیس یا پچیس جانبر ہوئے- اور ارد گرد کی تمام سڑکیں پھٹ گئی ہیں- جن سڑکوں پر آگے یکا چلتا تھا- اب وہاں سے آدمی بمشکل عبور کر سکتا ہے- یہاں ایک پرانا قلعہ تھا کہتے ہیں کہ پانڈو کورو کے وقت سے تھا- اور ایک پہاڑی پر واقع تھا جس کے نیچے ایک کھڈ (پانی کی نہر) بہتی تھی وہ الٹ کر اسی کھڈ میں گر پڑا ہے- کہا جاتا ہے کہ یہاں آدمی بہت سے ہلاک ہوئے ہیں- تحصیلدار بمعہ قبائل دب کر مر گیا ہے- ایسا ہی نائب تحصیلدار ڈاکخانہ اور ہسپتال بھی بالکل صاف ہو گئے ہیں- ہسپتال کا صرف ایک کمپونڈر بچا- مدرسہ کا مینیجر ایک پادری تھا- وہ بھی مر گیا- صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم بمعہ دو لڑکیوں کے جو ڈاک بنگلے میں رہتی تھی- دب کر مر گئی- غرضیکہ اس شہر کا یہ اب حال ہے کہ گویا اس میں کوئی بسا ہی نہ تھا- صحیح تعداد ابھی

تک مردگان معلوم نہیں ہوئی - سفر میں مردے نکال رہے ہیں - سرکاری رپورٹ شائع ہونے پر معلوم ہوگا - دھرم سالہ کا حال اس سے ابتر ہے - وہاں بھی کوئی مکان نہیں رہا - جیلخانہ، ڈاک خانہ، انگریزوں کی کوٹھیاں، بازار کی دکانیں سب کی سب زمین سے برابر ہوگئیں - ایک پلٹن گورکھوں کی جن میں تقریباً ۵۰۰ جوان تھے ہلاک ہوگئی - صرف ۴۳ آدمی کہتے ہیں کہ بچے - ۳۰ کس انگریز ہلاک ہوئے - دیگر عہدہ دار بھی بہت سے دب کر مر گئے - پہلے تو لوگ کل میدان میں پڑے تھے - مگر اب ان کے واسطے خیمے مہیا کر دیئے گئے ہیں یہاں بارش تقریباً ہر روز ہوتی ہے - عام طور پر افواہ ہے کہ کانگڑہ اور دھرم سالہ کو آباد نہیں کیا جاوے گا - فی الحال نور پور ضلع تجویز ہوا ہے -

پالم پور جو دھرم سالہ سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے، تباہ ہوگیا ہے - تمام مکانات گر گئے ہیں - پولیس، سٹیشن، تحصیل، مدرسہ، بازار کے مکانات بالکل منہدم ہوگئے - مدرسہ کے دس لڑکے فوت ہوئے - ہیڈ ماسٹر مدرسہ بھی دب گیا تھا - مگر وہ زندہ نکال لیا گیا - مگر اس کا ایک لڑکا اور دو لڑکیاں اور ایک ہمشیرہ شکار مرگ ہوئیں - خاص پالم پور میں تقریباً ۱۰۰ آدمی مرے ہیں - دیگر مقامات پر لوگ بہت سے ہلاک ہوئے ہیں - ایک وہ وقت تھا کہ میں بحیثیت طالب علم ہونے یہاں رہتا تھا - اور چونکہ میں یہاں تقریباً تین سال رہا تھا - اس لئے مجھے اس جگہ کے لوگوں کے حالات سے کچھ واقفیت ہوگئی تھی - سو میں نے دیکھا کہ بیان کے اکثر لوگ غیر بلاء سے آکر بستے تھے - اور اکثر ان میں سے سود خوار، بے نماز مسلمان تھے - یہاں ایک مسجد بھی تھی لیکن میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ایک یا زیادہ سے زیادہ آدمیوں کے علاوہ اور بھی کوئی نماز پڑھتا تھا - ایسا ہی بڑے بڑے آدمیوں کی بابت میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کبھی نماز روزہ رکھا ہی نہیں - خدا اور رسول کے احکام سے نابلد محض تھے - دنیا کمانے کا فکر ان کے لازم حال تھا - دوسرے لوگ اکثر زنا کاری میں مبتلا تھے مگر جب حضرت مرزا صاحب کی بابت ان لوگوں سے کوئی بات کی جاتی تو دم دبا کر بھاگ جاتے تھے اور اگر کوئی سنتا بھی تھا - تو سوائے طعن و تشنیع کے اور کچھ جواب نہیں دیتا تھا - غرضیکہ یہ حالت تھی ان لوگوں کی جن کی بستیوں کا ایک خداوند تعالیٰ نے نام ونشان مٹا دیا - یہ علاقہ بھی پہاڑی ہے یہاں بھی تقریباً ہر روز بارش ہوتی ہے - گویا عذابٌ فوق عذاب کا نمونہ ہے - اب ان کے واسطے یہاں سے اور دوسرے مقامات سے خیمے بھیجے گئے ہیں - یہاں ہمارے تین احمدی بھائی تھے - وہ تینوں حضرت صاحب کی دعاؤں کی طفیل بچ گئے - یہ حیرانی کی بات ہے اور میں جانتا ہوں کہ یہ خداوند تعالیٰ علیم خبیر کی طرف سے مقدر تھا کہ اس ضلع کانگڑہ میں جو اتنا غصہ ہلاکت ہوا ہے - **ہماری جماعت کا ایک احمدی بھی نشانہ موت نہیں ہوا** - الحمد للہ علیٰ ذالک -

پالم پور کے مکانات میں سے یہوادنہ، گوپال پور، نگروٹہ، بیج ناتھ بھی تباہ ہوگئے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ساری تحصیل پالم پور میں تین ہزار آدمی اور تحصیل کانگڑہ میں دس ہزار آدمی زلزلے سے مرے

ہیں-مُردوں کی عفونت اتنی ہے کہ کہتے ہیں کہ بمشکل تمام چل سکتے ہیں- علاوہ انسانوں کے مردوں کے مویشی بھی دب گئے-مگر مویشیوں کو کون پوچھتا ہے ابھی تک انسانوں کی لاشیں ہی مکمل طور پر نہیں نکلیں- رہلو بھی تباہ ہو گیا ہے- رہلو کے محل راجاؤں کے شق ہو گئے ہیں- ٹیکا عظیم اللہ خان بمع اپنے خاندان کے اٹھائیس آدمیوں کے دب کر مر گئے ہیں- سوجان پور نادون سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے- میں خود وہاں گیا تھا-تو میں نے جا کر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات ایسے گرے ہیں کہ اُن کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہو گئی ہے-اور مکان کا سارا ملبہ خاک سے برابر ہو کر خاک ہی بن گیا ہے- باقی مکانات اگرچہ دور سے کھڑے نظر آتے تھے-مگر جب میں نے نزدیک جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اس طرح پھٹے ہوئے ہیں- جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوا ہے- اگر کوئی ان کو ذرا بھی دھکا دیوے-تو بالکل گر جاویں- یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی وزیرالدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گر پڑا ہے- مولوی وزیرالدین باہر ایک سرکی میں پڑے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے مدرسے کے متعلق میں کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بھی اور مدرسے کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے- انہوں نے مجھے ایک عجیب بات سنائی - جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے- ان کی چار پائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں- اور لڑکے بمعہ چار پائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آپڑے-سوجان پور ٹیرہ کے محل جن میں کسی وقت ایک مندر راجے رہتے تھے- بالکل مسمار ہو گئے ہیں-صرف ایک بارہ دری کھڑی نظر آتی ہے- میں نے راستے میں بڑے بڑے پہاڑوں کے ٹیلے گرے ہوئے دیکھے ہیں- اس وقت میرے دل پر خداوند کی عظمت و جبروت نے اثر کیا- اور میں نے اپنے دل کو مخاطب ہو کر کہا کہ اوّل واقعی تیرا خدا بڑا ہی قادر خدا ہے- وہ چاہے تو پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے میں نے بہت لوگوں سے سنا ہے کہ دھرم سالہ سے کچھ فاصلے پر ایک پہاڑی موسوبہ دھوبی دھار ہے- اس کے مقابل پر ایک برفانی دھار زمین میں دھنستی جاتی ہے اور کئی سوفیٹ دھنس چکی ہے- اور وہاں ایک جھیل بھی نمودار ہو گئی ہے- کلو سے پہلے تو خبر نہیں آتی تھی مگر پرسوں کوئی پندرہ دن کے بعد یہاں کے ایک معزز شخص کے نام خط آیا تھا- اسے میں نے بھی پڑھا لکھنے والا لکھتا ہے کہ کلو خاص میں ۳۵۲ ہلاک ہوئے ہیں اور ارد گرد کے دیہات میں ایک ہزار ہلاک ہوئے - وہ لکھتا ہے کہ سڑکیں بند ہیں اور دریائے بیاس کا منبع بھی بند ہے اور ندی نالے بھی بسبب گر پڑنے عظیم الشان پہاڑوں کے بالکل بند ہیں- یہاں نادون میں منادی کی گئی ہے کہ کوئی شخص دریا کے نزدیک نہ جاوے-معلوم نہیں کہ اب نکا ٹوٹنے پر کیا طوفان آئے گا- منڈی بھی بالکل تباہ ہو گئی ہے-مگر پختہ خبر ابھی تک نہیں آئی- کہتے ہیں کہ وہاں ۲۰۰ آدمی مرا ہے- واللہ اعلم حضرت مرزا صاحب کے الہامات ''عفت الدیار محلھا و مقامھا'' -''چونکا دینے والی خبر'' -''موتا موتی'' لگ رہی ہے- کا نظارہ اگر آج کوئی آریہ یا دہریہ یا برہمو یا نیچری دیکھنا چاہے تو

اس ضلع کی سیر کرے۔تب اُسے معلوم ہو جائے گا کہ واقعی میرے امام و آقا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند تعالیٰ کے برگزیدہ اور رسول ہیں۔اے قادر مطلق خدا تو ان لوگوں کے سینے کھول دے کہ تا تیرے مسیح موعود کے سچے متبعین ہو جاویں۔ (آمین ثم آمین)

نامہ نگار۔اخبار عام ۶ رمئی ۱۹۰۵ء از کانگڑہ۔ہائے ہائے کیسا بُرا حال اور تباہی ظہور میں آئی۔اگرچہ **اکثر جگہوں پر یہ حادثہ گذرا مگر جس قدر تباہی اور بربادی دھرم سالہ اور کانگڑہ کے ضلع میں ہوئی۔درحقیقت ہی قیامت کا نمونہ ہوا ہے۔اس سے بڑھ کر قیامت نہیں ہو سکتی۔کیونکہ قریباً کل کے کل ہی انسان تباہ ہو گئے۔**

۲۸ راپریل ۱۹۰۵ء نامہ نگار۔ایضاً ناظرین ۴ راپریل کو اہل پنجاب قیامت کا نمونہ قرار دیں تو مبالغہ نہیں۔تاریخی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا زلزلہ کئی صدیوں کے بعد آیا ہے۔

ے نہ مانے کسی ڈھب تو بھونچال آیا

☆ **جناب غلام احمد صاحب شوق** کی مسدس عبرت جو آگرہ اخبار ۱۴ رمئی ۱۹۰۵ء میں چھپی ہے اس میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ صحیح بہت عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے اور زلزلہ کا بھی ذکر ہے اُس میں سے ہم چند بند درج کرتے ہیں۔

یہ ہے عادت کبریائی میں داخل ۔۔۔ کہ جب معصیت میں پھنسی قوم جاہل
تو بر رسم تنبیہ ہر شخص غافل ۔۔۔ بلا کوئی ادنیٰ سی ہوتی ہے نازل
مگر جب کمی معصیت میں نہ پائی ۔۔۔ بحکم خدا ہو بلا بھی سوائی
ادھر قہر طاعون آیا ہوا ہے ۔۔۔ اُدھر برف ایک رنگ لایا ہوا ہے
یہاں ابر ہر وقت چھایا ہوا ہے ۔۔۔ وہاں موت کا سر پہ سایا ہوا ہے
نہ مانے کسی ڈھب تو بھونچال آیا ۔۔۔ ڈرے سب کہ اب کاخ ہستی کو ڈھایا
گیا وہ تو محشر کی یہ فال کر کے ۔۔۔ یہ نادان سمجھے بچے چال کر کے
قیامۃ یہ صُغریٰ تھی کُبریٰ بھی ہو گی ۔۔۔ مگر باز کب روگ سے آئے روگی

❁ ضلع لائل پور میں تازہ زلزلہ کے ثبوت میں دو خطوط ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

آج رات کو قریب دس گیارہ بجے رات کے ایک سخت زلزلہ اس جگہ محسوس ہوا۔میرے خیال میں پہلے سے سخت ہے۔کیونکہ پہلے زلزلے کا کوئی نشان بباعث .... نہ ہونے کے نظر نہیں آتا تھا۔لیکن اب اس زلزلے سے مسافرخانہ

پختہ عمارت والے کی دیوار پھٹ گئی ہے- جو ظاہر کرتی ہے کہ یہ زلزلہ پہلے سے زیادہ سخت ہے-

ربنا آمنا فاکتبنا مع الشھدین عبداللہ خاں احمدی نمبردار بہلول پور نمبر ۱۲۷

جناب من- تسلیم-۱۴رمئی ۱۹۰۵ء کی رات کو قریباً نصف شب کے زلزلہ محسوس ہوا- صرف دو دھکے پہلا شمالاً جنوباً دوسرا جنوباً شمالاً چونکہ ۴راپریل ۱۹۰۵ء والا زلزلہ بھی اس جگہ یا اس نواح میں اس قدر محسوس نہیں ہوا- جس قدر کہ پہاڑی مقامات معلومہ میں سنا گیا- اسی نسبت سے اگر قیاس کیا جاوے تو یہ زلزلہ بھی ایک سخت آفت کہلانے کا مستحق ہے- معتبر شہادت کے ذریعے سے سنا گیا کہ یہ زلزلہ لائل پور میں بھی جو اس مقام سے ۱۸ کوس کی مسافت پر ہے قدرے محسوس ہوا-

چونکہ رات کا وقت تھا- اور رات آدھی کے قریب گذر چکی تھی- خلق خدا خواب میں تھی- اگر بعض احباب نے نہ معلوم کیا ہو یا کم و بیش معلوم ہوا تو تعجب نہیں- بہر حال زلزلے کے وقوع میں انکار نہیں ہو سکتا- خود یہ بندہ بمعہ اہل خانہ بوجہ تیمارداری کے جاگتا تھا- سچ ہے (جس سر بیتے سو جانے کون جانے پیڑ پرآئی) ہم تو جھٹ کھد ینے کو تیار ہیں کہ ۴ر اپریل والا زلزلہ بھی کوئی سخت نہ تھا- پوچھے آدمی بھاگسو سے ڈلہوزی سے ریلو وغیرہ سے زلزلہ تو بے شک آیا اور واقعی آیا- مگر لاکھ لاکھ شکر و احسان خداوند کریم کا ہے- جس نے ان غریبوں کو امان میں رکھا- دعا فرماویں کہ مالک حقیقی اپنے حفظ و امان میں رکھے- فی الحال- شامت اعمال است صورت زلزالہاست- زیادہ نیاز

آپ کا تابعدار ایشر داس درنج پوسٹ ماسٹر بہلول پور چک نمبر ۱۸ آبادی نونہر چناب- ضلع لائل پور

❁ اخبار سول ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ گزشتہ زلزلہ ایک عالم گیر زلزلہ تھا- یورپ کے ممالک فرانس، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، انگلینڈ، ویلز سب جگہ محسوس ہوا ہے- اور ایسا سخت کہ لوگ نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے-

☆ جھنگ، خاص چنیوٹ ضلع جھنگ میں ۱۱-۱۲رمئی کی شب کو ایک اور دو کے درمیان ایک ایسا تیز جھکولہ زلزلہ کا آیا تھا- جس کے صدمہ سے انسان تو شاید کوئی بے خبر سوتا رہا ہو- عام جانور بھی چلا کر اڑ گئے تھے- تین سیکنڈ تک زلزلہ رہا- آواز پُرشور تھی-- رفتار جنوباً شمالاً اکثر آدمی گھر چھوڑ کر جنگل بھاگ گئے تھے- (اخبار عام ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

[یہ تفصیلی رپورٹس اخبار بدر- اپریل اور مئی 1905ء کے شماروں سے لی گئی ہیں]

ایک لمحہ فکریہ..........

کیسے مان لیا جائے کہ یہ زلزلے آپ کی صداقت کا نشان ہیں....؟؟؟

حضرت اقدس مسیح موعود نے جب ان پیشگوئیوں کو شائع فرمایا اور اس کے مطابق زلزلہ بھی آ گیا تو جن لوگوں نے نہیں ماننا تھا تو انہیں کوئی تو بہانہ سوجھنا تھا، کوئی تو عذر تراشنا تھا سو انہوں نے سوچا، پیش کیا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں تفصیل سے ان کا جواب دیا، ان میں سے صرف دو اعتراضوں کا ہم یہاں ذکر کریں گے جو جواب بھی ہے ان سوالوں کا اور سوال بھی ہے ان نہ ماننے والوں کے لئے، ایک بہت بڑا سوال........جو بڑے سے بڑا سوالیہ نشان بن کر سامنے رہے گا ہر اس وقت جب بھی دنیا میں کہیں بھی کبھی بھی زلزلہ آئے گا، قیامت آئے گی تو کسی کو ضرور یاد دلائیگی، کسی کی اس بات کو ضرور یاد دلائے گی کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

انبیاء سے بُغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار

آسماں پر ان دنوں قہرِ خدا کا جوش ہے
کیا نہیں تم میں سے کوئی بھی رشیدو نہار

اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

تم سے غائب ہے مگر میں دیکھتا ہوں ہر گھڑی
پھرتا ہے آنکھوں کے آگے وہ زماں وہ روزگار

ایک معترض نے یہ اعتراض کیا کہ: پہلی کتابوں ازالہ اوہام وغیرہ میں لکھا ہے کہ یہ بھی کوئی پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے۔ مری پڑے گی۔ لڑائیاں ہونگی قحط پڑیں گے لیکن اب کئی تحریروں میں دیکھا گیا ہے کہ انہیں پیشگوئیوں کو جناب والا نے عظیم الشان پیشگوئیاں قرار دیا ہے۔

الجواب:- یہ بات صحیح نہیں ہے کہ میں نے انہیں پیشگوئیوں کو عظیم الشان قرار دیا ہے ہر ایک چیز کی عظمت یا عدم عظمت اسکی مقدار اور کیفیت سے اور نیز اُسکے حالات خاصہ یا معمولی حالات سے ظاہر ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس مُلک میں طاعون اور زلزلوں کی خبر دی تھی وہ ملک ایسا ہے کہ اکثر اس میں طاعون کا دورہ رہتا ہے اور کشمیر کی طرح اس میں زلزلے بھی آتے رہتے ہیں قحط بھی پڑتے ہیں اور لڑائیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے اور حضرت مسیحؑ کی پیشگوئی میں نہ کسی خارق عادت زلزلہ کا ذکر ہے اور نہ کسی خارق عادت مری یا طاعون کا۔ اس صورت میں کوئی عقلمند ایسی پیشگوئیوں کی عظمت اور وقعت کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔

مگر جس ملک کے لئے میں نے طاعون کی خبر دی اور شدید زلزلوں سے اطلاع دی ہے وہ اس ملک کی حالت کے لحاظ سے درحقیقت عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔ کیونکہ اگر اس ملک کے صدہا سال کی تاریخ دیکھی جائے تب بھی ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی اس ملک میں طاعون پڑی ہے چہ جائیکہ ایسی طاعون جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر دیا چنانچہ طاعون کی نسبت میری پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ ملک کا کوئی حصہ طاعون سے خالی نہیں رہے گا اور سخت تباہی آئے گی اور وہ تباہی زمانہ دراز تک رہے گی۔ اب کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ جیسا کہ اب پیشگوئی کے مطابق یہ سخت تباہیاں طاعون سے ظہور میں آئیں پہلے اس ملک میں کبھی ظہور میں آیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ رہا زلزلہ وہ بھی میری طرف سے کوئی معمولی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ پیشگوئی میں یہ الفاظ تھے کہ ایک حصہ ملک کا اس سے تباہ ہو جائیگا جیسا کہ ظاہر ہے کہ وہ تباہی جو اس زلزلہ سے کانگڑہ اور بھاگسو خاص جوالا مُکھی پر آئی۔ دو ہزار برس تک اسکی نظیر نہیں ملتی کہ کبھی زلزلہ سے ایسا نقصان ہوا چنانچہ انگریز محققوں نے بھی یہی گواہی دی ہے۔ پس اس صُورت میں میرے پر اعتراض کرنا محض جلد بازی ہے۔

سوال (۵) جناب عالی نے متفرق طور پر بہت سے اشتہارات میں لکھا ہے کہ مذہب کی خرابی کی وجہ سے دُنیا میں عذاب نازل نہیں ہوتا بلکہ شوخی اور شرارت اور مُرسلین کے ساتھ استہزا کرنے سے عذاب آتا ہے۔ اب سان فرانسسکو وغیرہ میں جو زلزلے آئے ہیں جناب عالی نے اپنی تصدیق کا اُنکو نشان قرار دیا ہے۔ یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ زلزلے آپکی تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں۔

الجواب:- میں نے کبھی نہیں کہا کہ یہ تمام زلزلے جو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات میں آئے ہیں یہ محض میری تکذیب کی وجہ سے آئے ہیں کسی اور امر کا اس میں دخل نہیں۔ ہاں میں کہتا ہوں کہ میرے تکذیب ان زلزلوں کے ظہور کا باعث ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام نبی اس بات پر متفق ہیں کہ عادت اللہ ہمیشہ سے اس طرح پر جاری ہے کہ جب دُنیا ہر ایک قسم کے گناہ کرتی ہے اور بہت سے گناہ ان کے جمع ہو جاتے ہیں تب اس زمانہ میں خدا اپنی طرف سے کسی کو مبعوث فرماتا ہے اور کوئی حصہ دُنیا کا اس کی تکذیب کرتا ہے تب اس کا مبعوث ہونا دوسرے شریر لوگوں کی سزا دینے کے لئے بھی جو پہلے مجرم ہو چکے ہیں ایک محرک ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے گذشتہ گناہوں کی سزا پاتا ہے اس کے لئے اس بات کا علم ضروری نہیں کہ اس زمانہ میں خدا کی طرف سے کوئی نبی یا رسول بھی موجود ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنّا معذبین حتّٰی نبعث رسُولًا پس اس سے زیادہ میرا مطلب نہ تھا کہ ان زلزلوں کا موجب میری تکذیب ہو سکتی ہے۔ یہی قدیم سے سُنت اللہ ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ سو سان فرانسسکو وغیرہ مقامات کے رہنے والے جو زلزلہ اور دوسری آفات سے ہلاک ہو گئے ہیں اگرچہ اصل سبب اُنپر عذاب نازل ہونیکا اُنکے گذشتہ گناہ تھے مگر یہ زلزلے اُنکو ہلاک کرنیوالے میری سچائی کا ایک نشان تھے کیونکہ قدیم سنت اللہ کے موافق شریر لوگ کسی رسول کے آنے کے وقت ہلاک کئے

جاتے ہیں اور نیز اِس وجہ سے کہ میں نے براہین احمدیہ اور بہت سی اپنی کتابوں میں یہ خبر دی تھی کہ میرے زمانہ میں دُنیا میں بہت سے غیر معمولی زلزلے آئیں گے اور دوسری آفات بھی آئیں گی اور ایک دُنیا اُن سے ہلاک ہو جائیگی۔ پس اِس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دُنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے۔ یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین میں تکذیب ہو مگر اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں جو اور ملکوں کے رہنے والے ہیں جن کو اس رسول کی خبر بھی نہیں۔ جیسا کہ نوح کے وقت میں ہوا کہ ایک قوم کی تکذیب سے ایک دُنیا پر عذاب آیا بلکہ پرند چرند بھی اس عذاب سے باہر نہ رہے۔

غرض عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کسی صادق کی حد سے زیادہ تکذیب کی جائے یا اُس کو ستایا جائے تو دُنیا میں طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تمام کتابیں یہی بیان فرماتی ہیں اور قرآن شریف بھی یہی فرماتا ہے ..... خلاصہ کلام یہ کہ سُنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی خدا کیطرف سے آتا ہے اور اُس کی تکذیب کی جاتی ہے تو طرح طرح کی آفتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں جن میں اکثر ایسے لوگ پکڑے جاتے ہیں جن کا اس تکذیب سے کچھ تعلق نہیں۔ پھر رفتہ رفتہ ائمۃ الکفر پکڑے جاتے ہیں اور سب سے آخر بڑے شریروں کا وقت آتا ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا یعنی ہم آہستہ آہستہ زمین کی طرف آتے جاتے ہیں۔ اِس میرے بیان میں اُن بعض نادانوں کے اعتراضات کا جواب آ گیا ہے جو کہتے ہیں کہ تکفیر تو مولویوں نے کی تھی اور غریب آدمی طاعون سے مارے گئے۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہو گئے۔ اُن کا کیا قصور تھا۔ اُنہوں نے کونسی تکذیب کی تھی۔ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مُرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔ اور آسمان سے عام طور پر بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اصل شریر پیچھے سے پکڑے جاتے ہیں جو اصل مبدء فساد ہوتے ہیں جیسا کہ اُن قہری نشانوں سے جو حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے سامنے دکھلائے۔ فرعون کا کچھ نقصان نہ ہوا صرف غریب مارے گئے لیکن آخر کار خدا نے فرعون کو مع اُس کے لشکر کے غرق کیا۔ یہ سُنّت اللہ ہے جس سے کوئی واقف کار انکار نہیں کر سکتا۔

[حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص:167-163]

نصاب سہ ماہی دوم ۲۰۰۵ء (اپریل تا جون ۲۰۰۵ء)

۱- ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱	نصف آخر
۲- کتاب ''ایام الصلح'' از حضرت مسیح موعود علیہ السلام	نصف آخر
۳- کتاب ''سیرت النبیؐ'' از حضرت مصلح موعود	نصف آخر (قیادت تعلیم)

تعارف کتب

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیفِ لطیف حضرت مصلح موعود

تعارف: مکرم فضل احمد شاہد صاحب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ کی پیروی سے آج بھی انسان خدا تعالیٰ کا محبوب بن سکتا ہے۔ اور آپ کی پیروی کے بغیر خدا تعالیٰ کی محبت کا حصول ممکن نہیں۔ اس لئے اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہم حضور ﷺ کی سیرت و کردار سے واقف ہوں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قرآن و حدیث اور سیرت کی بنیادی کتب کی روشنی میں بے شمار کتب لکھی گئیں۔

اُس زمانہ میں جب حضور ﷺ کی سیرت و کردار پر بہت سی کتب کے ذریعہ ناجائز اور ناروا حملے کئے گئے اس بات کی زیادہ ضرورت تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے حملوں کا جواب دیا جائے اور حضورؐ کی سیرت و کردار کے حقیقی اور اصلی پہلوؤں کو اُجاگر کیا جائے۔ چنانچہ اسی بات کے پیش نظر حضرت مصلح موعود نے...... برصغیر میں وسیع پیمانہ پر سیرت کے جلسوں کا اہتمام فرمایا جس سے بے شمار مسلمانوں اور غیر مسلم حضرات نے فائدہ اُٹھایا۔ آپ نے اسی ضمن میں خود بھی تقاریر فرمائیں اور کتب تحریر فرمائیں۔ مضامین لکھے۔ زیرِ تبصرہ کتاب بھی انہیں کتب میں سے ایک ہے۔

اس کتاب کی تمہید میں حضرت مصلح موعود نے سیرت لکھنے کے تین طریقوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جو یہ ہیں۔ (۱) عام تاریخوں سے لکھی جاوے۔ (۲) احادیث سے جمع کی جائے۔ (۳) قرآن شریف سے اقتباس کی جاوے۔ اس طریق کے بارہ میں آپ فرماتے ہیں۔

”تیسرا طریق قرآن شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھنے کا ہے اور یہ سب سے اعلیٰ، اکمل اور تمام نقصوں سے پاک ہے لیکن یہ کام بہت ذمہ داری کا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں حضور نے دوسرے طریق کو اختیار فرماتے ہوئے۔ بخاری کی روشنی میں سیرت لکھی ہے۔ مگر پھر بھی بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ حدیث کی کتابوں میں صحیح بخاری وہ کتاب ہے جسے قرآن شریف کے بعد سب سے صحیح کتاب قرار دیا گیا ہے۔

اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور پہلے دو ابواب میں قدرے اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

جبکہ باب سوم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب میں جگہ جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے نظیر صفات کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ''ہم اس بات سے قطعاً منکر نہیں ہیں کہ آپ کے پہلے بھی اور آپ کے بعد بھی بڑے بڑے صاحبِ کمال پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کی مثال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دیئے اور سورج کی ہے اور سمندر اور دریا کی ہے کیونکہ وہ دلربا یکتا ان تمام خوبیوں کا جامع تھا جو مختلف اوقات میں مختلف صاحبِ کمال لوگوں نے حاصل کیں۔ آپ نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے احکام کی اطاعت میں ایسا محو کر دیا تھا کہ دنیا میں اس کے روشن مظہر ہو گئے تھے۔'' (صفحہ ۱۶)

۱۔ خشیت الٰہی: حضورؐ کا بکثرت استغفار خشیت الٰہی میں اعلیٰ مقام کی دلیل ہے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:۔

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فضل سے گناہوں سے پاک تھے نہ صرف اس لئے کہ انبیاء کی جماعت معصوم عن الاثم و الجرم ہوتی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ انبیاء میں سے بھی آپ سب کے سردار اور سب سے افضل تھے'' آپ کا...... استغفار اور توبہ کرنا بتاتا ہے کہ خشیت الٰہی آپؐ پر اس قدر غالب تھی کہ آپ اس کے جلال کو دیکھ کر بے اختیار اس کے حضور میں گر جاتے کہ انسان سے کمزوری ہو جانی ممکن ہے تو مجھ پر اپنا فضل ہی کر'' (صفحہ ۲۱)

اسی مضمون کو حضرت مصلح موعود نے ان شاندار لفظوں میں بیان فرماتے ہوئے حضورؐ کو خشیت الٰہی میں بے نظیر قرار دیا ہے۔ فرمایا:

''رسول کریمؐ کا ہر وقت خدا سے امداد طلب کرنا نصرت کی درخواست کرنا اور اُٹھتے بیٹھتے اسی کے کواڑ کھٹکھٹانا، اسی سے حاجت روائی چاہنا کیا اس بے مثل یقین اور ایمان کو ظاہر نہیں کرتا جو آپ کو خدا پر تھا۔ اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپؐ کا دل یادِ الٰہی اور خشیت ایزدی سے ایسا معمور و آباد تھا کہ توجہ الی المخلوق کا اس میں کوئی خانہ خالی ہی نہ تھا۔ اگر یہ بات کسی اور انسان میں بھی پائی جاتی تھی اور اگر کوئی اور شخص بھی آپؐ کے برابر یا آپ کے قریب بھی ایمان رکھتا تھا اور خدا کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا تو اس کے اُٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں بھی خشیت الٰہی کے یہ آثار پائے جانے

ضروری ہیں مگر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ زمین کے ہر گوشہ میں چراغ لے کر گھوم جاؤ، تاریخوں کی ورق گردانی کرو، مختلف مذاہب کے مقتداؤں کے جیون چرتر، سوانح عمریاں اور بایوگرافیاں پڑھ جاؤ مگر ایسا کامل نمونہ کسی انسان میں نہ پاؤ گے۔ اور وہ خوفِ خدا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قول سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ حزم و احتیاط جو آپؐ کے ہر ایک فعل سے ٹپکتی ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی دوسرے انسان کی زندگی میں پایا جانا محال ہے۔ (صفحہ ۲۵)

۲۔ بے نظیر محبوبِ الٰہی: حضرت مصلح موعودؓ رسول کریمؐ کے ذکر الٰہی کے شوق اور تڑپ کا نقشہ ان مبارک الفاظ میں کھینچتے ہیں۔ کہ آپ شدید بیماری میں بھی بیت الذکر تشریف لے جاتے چنانچہ فرمایا ''شریعت'' کے لحاظ سے آپ کا باجماعت نماز پڑھنا یا مسجد میں آنا کوئی ضروری امر نہ تھا۔ کیونکہ بیماری میں شریعت کسی کو ان شرائط کے پورا کرنے پر مجبور نہیں کرتی لیکن یہ عشق کی شریعت تھی یہ محبت کے احکام تھے بے شک شریعت آپ کو اجازت دیتی تھی کہ آپؐ گھر میں ہی نماز ادا فرماتے لیکن آپؐ کو ذکر الٰہی سے جو محبت تھی وہ مجبور کرتی تھی کہ خواہ کچھ بھی ہو آپؐ ہر ایک تکلیف برداشت کر کے تمام شرائط کے ساتھ ذکر الٰہی کریں اور اپنے پیارے کو یاد کریں۔'' (صفحہ ۵۹)

اسی مضمون کو آپ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ کے احسانات کا مطالعہ جس غور سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور کسی انسان نے نہیں کیا۔ اس لئے جس محبت سے آپ اپنے پیارے کا نام لیتے تھے اور کسی انسان نے نہیں لیا۔ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کے محبین اور ذاکرین میں بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ آپ جیسا ذاکر اور محبّ اور کوئی نہیں مل سکتا۔'' (صفحہ ۶۶)

حضرت مصلح موعود نے بار بار حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت اور عشق کا اظہار فرمایا ہے۔ میں آپ کے انہی عشق میں ڈوبے کلمات پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''مجھے میرا مولا پیارا ہے اور مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیارا ہے کیونکہ وہ میرے مولا کا سب سے بڑا عاشق اور دلدادہ ہے اور جسے جس قدر میرے رب سے زیادہ الفت ہے مجھے بھی وہ اسی قدر عزیز ہے۔'' (صفحہ ۶۷)

کروڑ جاں ہو تو کر دوں فدا محمدؐ پر ۔ کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

دو باتوں کو یاد رکھو

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

''**میں صلح کو پسند کرتا ہوں** اور جب صلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا ہاں خدا تعالیٰ کی عزت کو ہاتھ سے نہ دے۔

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو۔ جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 69 مطبوعہ ربوہ)

طبّ وصحت

کمر کا درد.......

از: مکرم ڈاکٹر محمود احمد اشرف صاحب

کمر درد کے شکار افراد کو ڈاکٹر بالعموم سخت بستر پر لیٹنے کی ہدایت کرتے رہے ہیں- تاہم تازہ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ اگر آپ کمر درد کا شکار ہیں تو ایسے بستر پر سونا آپ کے لیے بہتر ہے جس میں کسی قدر نرمی اور لچک موجود ہو- قبل اس کے کہ ہم اس کی تفصیل میں جائیں اس اصولی بات کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ جدید تحقیق کے ذریعے سامنے آنے والے حقائق کی اندھا دھند پیروی کرنا غلط بات ہے- اس کا ایک ثبوت یہی تازہ تحقیق ہے کہ ریڈرز ڈائجسٹ دسمبر ۲۰۰۴ء کے شمارے میں خلاصۃً شائع ہوئی ہے- اس کے مطابق کمر کے نچلے حصہ میں درد کے ۳۱۳ مریض لیے گئے جن میں سے کچھ کو سخت گدے اور کچھ کو کم سخت گدے سونے کے لیے دیئے گئے جن پر وہ تین ماہ تک سوتے رہے- کم سخت گدوں پر سونے والوں کی رپورٹ یہ تھی کہ انہیں درد کو آرام دینے والی ادویات کم استعمال کرنا پڑیں- اور اس کے باوجود انہیں درد میں افاقہ ہوا- درد میں افاقہ محسوس کرنے والوں کی تعداد ان سے دوگنی تھی جو کہ سخت گدوں پر لیٹتے رہے- چنانچہ اس کے بعد اب ڈاکٹر یہ نصیحت کرتے ہیں جو کہ محض تازہ تحقیق پر مبنی نہیں ہے بلکہ معقول نظر آتی ہے کہ گدے کا انتخاب کرتے ہوئے آپکو یہ دیکھنا چاہیے کہ آپ کا وزن کتنا ہے اور ایسا گدا استعمال کرنا چاہیئے جو آپ کی ضرورت کے لحاظ سے آپ کو آرام دہ محسوس ہو-

حاصل مطالعہ

باقی ماندہ مرغ

مرتبہ: مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

جناب عطاء الحق قاسمی صاحب مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

''اخبار کی سب ایڈیٹری کے دوران ایک سماجی کارکن فضل حسین دلاور ادارہ انتقالی خون کی پریس ریلیز دینے اخبار کے دفتر آیا کرتے تھے۔ میں ان کی بہت عزت کرتا، فارغ وقت میں انہیں پاس بٹھاتا، چائے منگواتا اور گپ شپ لگاتا۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے پوچھا ''آپ میری اتنی عزت کیوں کرتے ہیں'' مجھے ان کے اس سوال پر کوئی حیرت نہ ہوئی کیونکہ خبروں کی اشاعت کے لئے دفتر آنے والوں کے ساتھ عمومی طور پر کوئی بہت زیادہ اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ تاہم میں نے جواب دیا ''میں آپ کی اس لئے عزت کرتا ہوں کہ خاکسار تحریک سے وابستگی کے دوران آپ نے کشمیر کاز کے لئے پندرہ دن کی بھوک ہڑتال کی تھی!'' اس پر فضل حسین دلاور نے اپنی کہنیاں میز پر ٹکائیں اور میری طرف جھک کر سرگوشی کے انداز میں کہا ''اگر آپ اس وجہ سے میری عزت کرتے ہیں تو پھر نہ کیا کریں، مجھے شرمندگی ہوتی ہے!'' میں ان کی یہ بات سن کر بہت حیران ہوا اور انہوں نے میری حیرت بھانپ کر کہا ''بات یہ ہے کہ میرے ذمے علامہ مشرقی کے جلسے سے واپسی پر ان کے لئے کھانے کا بندوبست کرنا ہوتا تھا۔ ایک رات ان کے لئے مرغ پکایا گیا تھا۔ میں نے نمک چکھنے کے لئے مرغ کی ایک ٹانگ کھائی تو سالن بہت مزے کا لگا چنانچہ میں آدھے کے قریب مرغ کھا گیا۔ رات گئے علامہ صاحب تقریر کر کے واپس لوٹے تو میں نے باقی ماندہ سالن ان کے سامنے رکھ دیا۔ انہوں نے پوچھا ''باقی مرغ کہاں ہے؟'' میں نے پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہ میں نے کھالیا ہے۔ یہ سن کر علامہ صاحب خاموش ہو گئے۔ اگلے روز موچی دروازے میں خاکسار تحریک کا ایک بہت بڑا جلسہ تھا۔ جس میں علامہ صاحب نے نہایت پرجوش تقریر کرتے ہوئے حکومت کی کشمیر پالیسی پر شدید تنقید کی اور کہا کہ حکومت اس سلسلے میں نہایت بے حسی کا مظاہرہ کر رہی ہے چنانچہ ہم نے اس حوالے سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تحریک کے پہلے مرحلے پر میں اعلان کرتا ہوں کہ ہمارا جیالا کارکن فضل حسین دلاور حکومتی بے حسی کے خلاف بطور احتجاج پندرہ دن تک بھوک ہڑتال کرے گا۔ جس پر حاضرین نے بھرپور تالیاں بجائیں اور مجھے بھوک ہڑتال سے پہلے ہی غش آ گیا...... فضل حسین دلاور نے یہ درد بھری داستان سنانے کے بعد کہا ''میری پندرہ روزہ بھوک ہڑتال کشمیر کاز کے لئے نہیں تھی بلکہ یہ جماعتی نظم وضبط کے تحت سزا تھی جو اپنے رہنما کا مرغ کھانے کی پاداش میں مجھے سنائی گئی تھی۔ اس کے باوجود اگر آپ میری عزت کرنا چاہتے ہیں

تو یہ آپ کی اپنی مرضی ہے!''

میں جب کبھی اخبارات میں رہنماؤں کے اعلانات، دعوے اور قربانیوں کی داستانیں پڑھتا ہوں تو مجھے فضل حسین دلاور یاد آ جاتے ہیں یہ اخبارات کے تحقیقاتی رپورٹروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان داستانوں کے ڈانڈے تلاش کریں اور دیکھیں کہ یہ کہاں جا کر ملتے ہیں۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ جنوری ۲۰۰۵ء)

......جنت کا پروانہ

جناب ڈاکٹر ندیم گیلانی صاحب اپنے کالم ''لوگ کہتے ہیں'' میں لکھتے ہیں۔

''امر واقعہ یہ ہے کہ پاسپورٹ کا وجود جدید مغربی ریاستوں کا مرہون منت ہے اس کا اسلام سے کوئی واسطہ ہے اور نہ فقہ و حدیث سے کوئی تعلق۔ یہ محض ایک ملکی و قومی شناخت نامہ ہے جس کا حامل دوسرے ممالک میں سفر کر سکتا ہے۔ یہ محض ایک جواز سفر ہے۔ یہ پاسپورٹ نہ تو جنت کا پروانہ ہے اور نہ ہی جہنم کا تازیانہ کہ اس پر ہر فرد کا مذہب، اس کی قوم، فرقہ، نظریات یا اس کے اعمال درج کئے جائیں۔ دنیا بھر میں کہیں بھی ایسا انصرام موجود نہیں کہ فرد کا عقیدہ، اعمال اور اس کے نظریات اس کے جواز سفر میں درج کئے جائیں۔ جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت سے پہلے بھی تو پاکستان کے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ موجود نہ تھا اس وقت انہی مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے بغیر مذہب کے خانے والے پاسپورٹوں پر بیرونی ممالک کے سفر اختیار کئے۔ آج اور کل میں فرق صرف اتنا سا ہے کہ کل ہمارے آباء کے دلوں میں مذہب کا خانہ تھا، آج ہمارے دلوں سے مذہب کا خانہ مٹ چکا ہے اور ہم پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بنائے جانے پر بضد ہیں۔ مذہب تو دلوں میں ہوا کرتا ہے اگر کسی کافر کے ماتھے پر ''مسلمان'' لکھ دیا جائے تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مذہب یا دین پاسپورٹوں پر نہیں بلکہ دلوں میں ہوا کرتا ہے۔

مسلمان کی پہچان پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہیں بلکہ نماز مومن اور غیر مومن، مسلمان اور کافر میں امتیاز پیدا کرتی ہے۔ چہرے پر اسلامی خط، ماتھے پر محراب، آنکھوں میں حیاء، شخصیت میں انکساری ایک مسلمان کی واضح ظاہری نشانیاں ہیں۔ پانچ وقت کی نماز، اطاعت امیر، اخوت و یگانگت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار جس آئینے میں بھی دیکھی جائیں وہ آئینہ مسلمان کا عکس دکھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ نمازوں سے اجتناب، ملت اسلامیہ میں انتشار، بھائی چارے میں فتور اور امن و امان سے دوری کس مسلمانیت کے عکاس ہیں؟ ایک مسلمان کی سب سے بڑی پہچان تو یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات، ارشادات اور ہدایات پر عمل پیرا ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں اس بات کا یوں ذکر کرتا ہے کہ روز قیامت کافر اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے۔ یہ ایک ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس دنیا میں بھی کافر اور

مومن اپنے چہروں سے ہی پہچان لئے جاتے ہیں۔ بشرطیکہ دیکھنے والی آنکھ ہو، بدقسمتی سے مذہب کے نام پر سیاست ہمارا وطیرہ بن کر رہ گیا ہے۔ اقتدار کی رسہ کشی میں ہم نے خدا کی رسی کو ہاتھوں سے چھوڑ دیا ہے۔ ہم اقوام عالم کے سامنے ایک ماڈل بننے کی بجائے خود ہی خود رسوا کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہنگامی ضرورتوں اور وقتی مصلحتوں کے تحت ہم قومی اہداف کو موم کی ناک کی طرح موڑتے توڑتے ہیں۔

مذہب کے نام پر سیاست کرنے والی چند حکومت مخالف جماعتوں، ان کے سادہ لوح کارکنوں اور ان کے ''بے مثل'' قائدین سے فقط اتنی سی التجا ہے کہ کیا ان کے نزدیک پاکستان کے عوام کا سب سے بڑا مسئلہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کا عدم وجود ہے؟ کیا انہیں ہر چہار جانب بے روزگاروں کے لشکر نظر نہیں آتے؟ کیا انہیں مہنگائی کے سیلاب میں غرق عوام دکھائی نہیں دیتے؟

کیا ہمارے واعظانِ محراب و منبر کو مندرجہ ذیل مسائل میں سے کوئی ایسی وجہ پھانس کی طرح نہیں چبھتی جس کی بنا پر وہ قوم اور حکومت کی رہنمائی کر سکیں۔ ایک ایسا پاسپورٹ جس کی چھیانوے فیصد عوام کو ضرورت ہی نہیں اس کے لئے پوری قوم کو انتشار اور بے امنی کے عذاب میں ڈالا جائے، یہ قطعی طور پر قرین انصاف نہیں۔ یہ تو ایک کھلی سیاست ہے۔ جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ خدارا! کچھ تو رحم کیجئے اس ملک پر، اس کی عوام پر اپنے دین پر، بحیثیت پاکستانی شہری ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم فروعی مسائل کو پس پشت ڈالتے ہوئے حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں اور پاکستان اور اسلام کی سربلندی کی خاطر تعصب کی فضا کو محبت، یکجہتی، اتحاد اور امن و سلامتی کی خوشبو سے معطر کریں۔ پاکستان میں موجود اور دیگر ممالک میں اسلام کے خلاف برسرِ پیکار طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ حکومت کے ساتھ مل کر کریں۔ بے روزگاری کے اژدھا کو مارنے اور غربت کا ناسور ختم کرنے کے لئے متحد ہو جائیں کیونکہ اسی اتحاد میں ہماری بقاء ہے۔'' (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۷ جنوری ۲۰۰۵ء)

بے معنی مطالبہ

جناب شیریں مزاری صاحبہ اپنے ایک مضمون میں لکھتی ہیں:

''پاکستان کی سیاسی اشرافیہ ان دنوں ایک نان ایشو پر بے معنی قسم کی بحث میں الجھی ہوئی ہے یعنی نئے پاسپورٹ میں مذہب کے کالم کا رواج ...... سعودی عرب جیسے مسلمان ملکوں کے پاسپورٹوں میں بھی مذہب کا خانہ نہیں ہے لیکن پاکستان میں یہ بے معنی مطالبہ کیا جا رہا ہے ...... آخر پاکستان کے مسلمان اور پاکستان کے دوسرے شہریوں کے درمیان تفریق پیدا کر کے ہم دنیا کو کیا پیغام دینے کی کوشش کر رہے ہیں؟ یہ کہ ہمارے شہریوں کے مختلف درجے ہیں؟

ہمارے مسلمان ہونے کی شناخت ہمارے وجود کا حصہ ہے اور یقیناً اس کا انحصار اس بات پر نہیں کہ پاسپورٹ

میں اس کا خصوصی ذکر کیا جائے۔ پاکستانی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں اپنے غیر مسلم شہریوں کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو ہم سے علیحدہ ثابت نہیں کر رہے۔ بعض اوقات اقلیتوں کو تکلیف پہنچانے اور بین الاقوامی برادری کی طرف سے اس مسئلے کو اٹھانے کے باوجود غیر مسلموں نے اپنے غیر مسلم پاکستانی ہونے کی شناخت کا مطالبہ نہیں کیا اور جاہل لوگوں کی دہشت گردی کی کارروائیوں سے لاتعلق رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف مغرب کے امتیازی سلوک کی مذمت کی ہے، جبکہ ان کے اپنے ملک کے اندر ان کے ساتھ اکثر امتیازی سلوک کیا جاتا رہا ہے۔

نائن الیون کے بعد مسلمانوں کے ساتھ کئے جانے والے سلوک کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوچا جا سکتا تھا کہ پاکستان کے مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوچا جا سکتا تھا کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت سے اپنے آپ کو لاتعلق ظاہر کرنے کے لئے پاکستان کے غیر مسلم شہری پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ رکھنے کا مطالبہ کریں گے، تاکہ پاکستانیوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا تھا، اس سے بچ سکیں۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ مزید برآں انہوں نے بین الاقوامی اسلامی موقف کے متعلق ہماری قومی پالیسیوں کی حمایت کی ہے۔ ہم مسلمان اکثریت کو شرم دلانے کے لئے ان کا یہی رویہ کافی ہے۔

پاسپورٹ کا مسئلہ ہماری نادانیوں کی تازہ ترین ٹھوس مثال ہے اور نان ایشوز کی طرف ہمارے رجحان کا عکاس ہے جبکہ مذہب اور شہریت کے متعلق دیگر مضحکہ خیزیوں کا اکثر نوٹس نہیں لیا جاتا رہا۔ ان تضادات کو طول دینے میں بیورو کریسی کی سستی اور بے عملی بھی ذمہ دار ہے۔

اگر ہم اپنے شہریت کے قوانین اور اپنی قومیت کے اظہار کا وسیع سطح جائزہ لیں تو ہم غیر مسلموں کو اپنے سے علیحدہ کر کے اپنی قومیت کی جامعیت کو واضح طور پر محدود کر رہے ہیں۔ یہ نہ صرف ان تصورات کے متضاد ہے۔ جن کی بنیاد پر قائداعظم نے جدوجہد کی اور پاکستان حاصل کیا بلکہ زمینی حقائق کے بھی منافی ہے۔ ایک زیادہ بری بات یہ ہے کہ مذہب کی بنیاد پر امتیاز پیدا کر کے ہم اپنے غیر مسلم شہریوں کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔ نئے پاسپورٹ سے ہمیں یہ موقع ملا ہے کہ ہم پاکستانی شناخت کی یگانگت اور کلیت کو واضح کر سکیں اور تمام محب وطن پاکستانیوں کو اس کا خیر مقدم کرنا چاہئیے۔

ہر مرد یا عورت شہری کا مذہب اس کا ذاتی معاملہ ہوتا ہے اور پاسپورٹ پر اس کی نمائش نہیں ہونی چاہئیے۔ گلوبلائزیشن کے اس مخصوص دور میں معاشرتی ماہرین شناخت کی درجہ بندی کر سکتے ہیں لیکن پاسپورٹ کے مقاصد کے لئے شناخت صرف قومیت ہوتی ہے جس میں ذات، نسل یا جنس کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ ہمیں اپنی قومیت اور اپنے مذہب کی روح کی طرف توجہ دینی چاہئیے۔

(روزنامہ خبریں لاہور ۱۳ جنوری ۲۰۰۵ء)

رپورٹ ریفریشر کورس مجلس انصار پاکستان علاقہ میر پور خاص

زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان

رپورٹ: نائب ناظم عمومی ضلع میر پور خاص

مورخہ ۱۵ مارچ ۲۰۰۵ء کو ناظم صاحب علاقہ میر پور خاص مکرم سیف علی صاحب شاہد نے علاقہ میر پور خاص کے ناظمین اضلاع، ضلعی عاملہ، زعماء مجالس اور علاقہ کی عاملہ کا ریفریشر کورس برائے سال ۲۰۰۵ء منعقد کیا۔

مکرم ناظم صاحب علاقہ کی درخواست پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان نے اس اجلاس میں شرکت فرمائی۔ صبح گیارہ بجے اجلاس کا آغاز محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کے زیر صدارت شروع ہوا قرآن کریم کی تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ محترم صدر صاحب کے ساتھ وفد میں قائدین انصاراللہ، مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح وارشاد، مکرم مبارک احمد صاحب طاہر قائد تربیت، مکرم شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار، اور مکرم ظہیر احمد خان قائد تعلیم القرآن شامل تھے۔

محترم صدر صاحب مجلس نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ ریفریشر کورسز کا مطلب یہ ہے کہ نئے سال کے شروع میں ہی نئے اور پرانے عہدیداروں کو شعبہ جات کے متعلق تفصیل سے سمجھایا جائے اور گذشتہ سال جو کمزوریاں ہوئی ہیں اُن کو دور کیا جائے تا کہ عہدیدار تازہ دم ہو کر نئے سرے سے احسن رنگ میں کام کر سکے۔

جس پر محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ سلسلہ کے کاموں کے لئے وقت تو دینا ہی پڑے گا۔ اپنی آخرت سنوارنے کے لئے۔ آپ نے فرمایا جب جماعت کا آغاز ہوا تو جماعت کی تعداد بہت تھوڑی تھی اور مالی حالات بھی بہت کمزور تھے۔ اب تو وسائل بہت ہیں۔ آپ نے رفقاء مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات بتا کر عہدیداروں کے ایمان کو تازہ کر دیا آپ نے بہت ہی پیارے انداز میں عہدیداروں کی راہنمائی فرمائی۔

اس کے بعد مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب قائد اصلاح وارشاد نے مختلف شعبہ جات کے بارے میں ہدایات دیں۔ اس طرح وفد کے باقی اراکین نے بھی مختلف شعبہ جات کے بارے میں تفصیلی ہدایات دیں۔ دوپہر ایک بجے وقفہ ہوا جس میں مہمانوں کو ریفریشمنٹ دی گئی ڈیڑھ بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئی اس کے بعد ریفریشر کورس کا دوسرا سیشن شروع ہوا۔

دوسرے سیشن میں بقیہ شعبہ جات کے بارے میں تفصیلاً ہدایات دی گئیں اس طرح ساتھ ساتھ میر پور خاص کے اضلاع کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔ نیز جن شعبہ جات میں کمی تھی۔ قائدین نے ناظمین کو توجہ دلائی اس طرح تقریباً تمام شعبہ جات کے بارے میں عہدیداروں کو تفصیلاً بتایا گیا۔

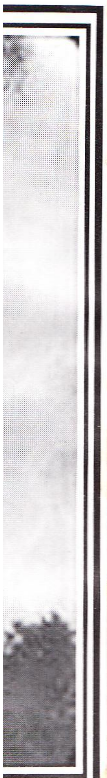
محترم صدر صاحب مجلس نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ سب ذیلی تنظیموں کا کام ہے کہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کریں اور جو بھی خلیفۃ المسیح ارشاد فرمائیں اُس لائن پر کام کرنا چاہئیے۔حضور کے خطبات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔حضور کی تحریکات پر فوری عمل کریں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وصایا کی تحریک کی ہمیں فوری اس پر عمل کرنا چاہئیے ،بعض اضلاع نے اس تحریک کی طرف کم توجہ دی ہے اس موقعہ پر آپ نے حضور کا ایک ارشاد پڑھ کر سنایا جس میں حضور فرماتے ہیں کہ سال ۲۰۰۵ء میں انشاءاللہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگی کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں۔

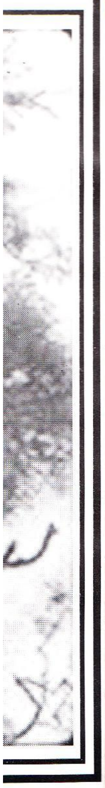
محترم صدر مجلس نے فرمایا زعماء مجالس اور ناظمین اضلاع کو اپنی اپنی مجالس میں اس تحریک پر بھرپور عمل کرنا چاہئیے اور حضور کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنا چاہئیے۔شعبہ تعلیم القرآن اور تحریک وقف عارضی کی طرف خصوصی توجہ دلائی آخر میں آپ نے فرمایا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے اس جماعت پر بے انتہا فضل ہیں اس لئے ہمارا بھی حق پہنچتا ہے کہ اُس خدا کا شکر ادا کریں اور عبادت کریں جماعت احمدیہ نے مخلوق خدا کو اُس کی عبادت کی طرف لے کر جانا ہے اس کے لئے پہلے خود عبادت کریں۔نماز باجماعت ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں، آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کی حالت میں بھی باجماعت نماز ادا کی اور عبادت کا حق ادا کر دیا۔اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیماری کے وقت بار بار بے ہوش ہو جاتے جب ہوش آتی تو پوچھتے نماز کا وقت ہو گیا ہے نماز شروع کرتے ساتھ ہی بے ہوش ہو جاتے اسی حالت میں آپ کی وفات ہوئی۔ہمیں چاہئیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ پر چلتے ہوئے عبادت کریں تا خدا ہم پر رحم کرے۔آمین۔شام تین بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔محترم صدر صاحب مجلس کے ارشاد پر مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی امیر ضلع میر پور نے دعا کروائی۔

علاقہ میر پور خاص کے ریفریشر کورس میں ۶۳ مجالس میں سے ۵۰ مجالس کے زعماء مجالس اور زعماء اعلیٰ نے شرکت کی ۲۹ ضلعی عاملہ کے ممبران ۱۲ مقامی عاملہ ۱۶ علاقائی عاملہ اور ۴ ناظمین اضلاع نے استفادہ حاصل کیا ضلع حیدر آباد، میر پور خاص، سانگھڑ، بدین اور ضلع تھر پارکر کی مجالس سے نمائندگی کرتے ہوئے کل ۱۱۲ عہدیداروں نے استفادہ حاصل کیا۔دعا ہے اللہ ہمیں ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں''





چندوں کی باقاعدہ ادائیگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ہزاروں کی تعداد میں ایسے ہیں جو خرچ کرنے والے سخی کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ اپنے اخراجات کم کریں اور اپنے معیار قربانی کو بڑھائیں اور عموماً کم آمدنی والے لوگ قربانی کے یہ معیار حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ اندازے سے بجٹ لکھوادیتے ہیں خاص طور پر ہماری جماعت میں زمیندار طبقہ ہے ان کو صحیح طرح پتہ نہیں ہوتا اور خاص طور پر پاکستان میں زمینداری کا انحصار نہری علاقوں میں جہاں جاگیرداروں اور وڈیروں نے پانی پر مکمل طور پر قبضہ کیا ہوتا ہے اور اپنی زمینیں سیراب کررہے ہوتے ہیں پانی کو آگے نہیں جانے دیتے اور چھوٹے زمیندار بیچارے پانی نہ ملنے کی وجہ سے نقصان اٹھارہے ہوتے ہیں۔ (آپ میں سے اکثر یہاں زمینداروں میں سے بھی آئے ہوئے ہیں خوب اندازہ ہوگا۔) تو نتیجۃً ان کی فصلیں بھی اچھی نہیں ہوتیں لیکن ایسے مخلصین بھی ہیں کیونکہ بجٹ لکھوا دیا ہوتا ہے اس لئے قرض لے کر بھی اُس کی ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جب ان کو کہا جائے کہ رعایت شرح لے لو کیونکہ اگر آمد نہیں ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ اگر قرض لے کر ہم اپنی ذات پہ خرچ کرسکتے ہیں تو قرض لے کر اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کیوں نہیں کرسکتے۔ اور ان کا یہی نقطۂ نظر ہوتا ہے کہ شاید اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہماری آئندہ فصلوں میں برکت ڈال دے۔ لیکن بعض لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ بہرحال یہ تو ہر ایک کا اللہ تعالیٰ سے معاملہ ہے، توکّل کا معاملہ ہے، ہر ایک کا اپنا اپنا معیار ہوتا ہے اس لئے مَیں یہ تو نہیں کہتا کہ قرض لے کر اپنے چندے ادا کرو۔ طاقت سے بڑھ کر بھی اپنے اوپر تکلیف وارد نہیں کرنی چاہئے، اپنے آپ کو تکلیف میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک اخراجات میں کمی کرکے اپنے اخراجات کو، ایسے اخراجات کو جن کے بغیر بھی گزارا ہوسکتا ہے جو ملتوی کئے جاسکتے ہوں ان کو ٹالا جاسکتا ہو ان کو ٹال کر اپنے چندے ضرور ادا کرنے چاہئیں، خاص طور پر موصی صاحبان کے لئے مَیں یہاں کہتا ہوں، ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔“

[خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی ۲۰۰۴ء]

”تمہارا خدا در حقیقت موجود ہے...... وہ اُس شخص کو چُن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اُس کو عزت دیتا ہے۔“ (مسیح موعود علیہ السلام)



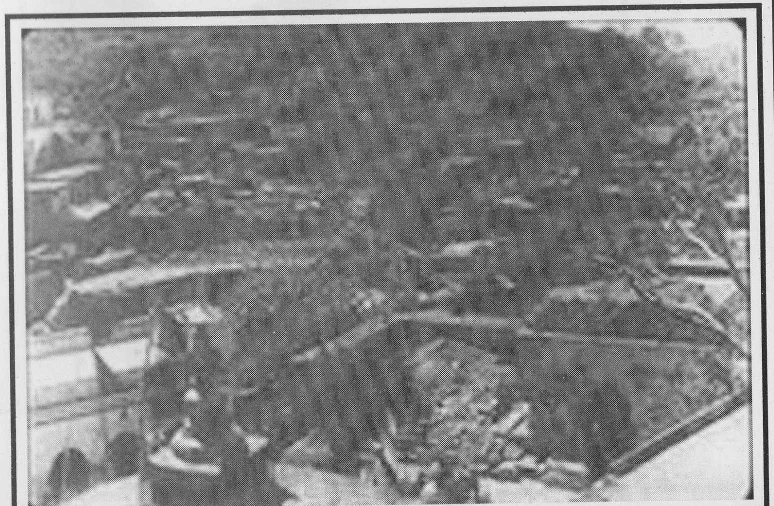
Suspensiension Bridge, Beas River, Kullu Valley



Chari.



Fissures on Session's House Ridge, Kangra.



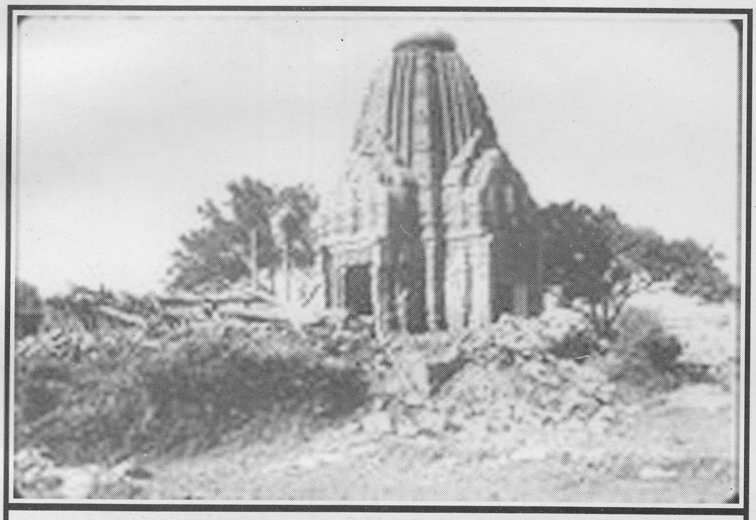
Jwalamukhi

April 2005

Monthly **ANSARULLAH**

Ph: 04524-212982Fax: 04524-214631(C.Nagar Post Code 35460)
e-mail:ansarullah60@yahoo.com

EDITOR : **Sayed Mubashir Ahmad Ayaz** Regd. # CPL-34/MDFD



Old Temple Bajaura.



Dehra Dun.